صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 ستمبر 2013ء بمطابق 9 ذیقعد 1434 ہجری بعداز دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَO وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌO يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ۔ (ترجمہ): جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل۔ اور اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان۔ مومنو! اگر کوئی بد کردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔ وآخر الدعوانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : جو کوئسچنز آور ہے،اس میں آج

Agriculture and Livestock, Fisheries, Cooperation, Finance, Zakat & Ushr, Social Welfare, Women development, Irrigation, Rehabilitation and PDMA department are placed as item No. 2 please.

کوئسچن نمبر؟ قیموس خان آیا ہے ؟__ اچھا، کوئسچن نمبر 268۔ اچھا، قیموس خان نہیں آیا ہے تو اس کو Lapse کرتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 269، میڈم عظمیٰ خان۔ یہ بھی Lapse ہو گیا کیونکہ میڈم نہیں ہیں۔

اراکین: آرہی ہیں۔

جناب سپیکر: کدھر ہیں؟ اچھا، اچھا۔ کوئسچن نمبر 269، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ Regarding Social Welfare ہے اور ہماری کافی سینئیر اور بہت اچھی ڈاکٹر صاحبہ اس کی ایڈوائزر ہیں، میرے ویمن کمیشن پر جو اعتراضات تھے، تو ایڈوائزر صاحبہ نے دور کر دیئے ہیں اور مجھے Further کمیشن کی اچھی کارکردگی کی یقین دہانی کرائی ہے اس لئے میں یہ کوئسچن واپس لیتی ہوں۔ (سوال نمبر 269 ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم۔ یہ مائیک کھولیں۔ میڈم، جی۔ اس نے تو اپنا واپس لے لیا ہے اور مطلب ہے وہ مطمئن ہیں، شکریہ ادا کرلیں۔

Special Assistant (Social Welfare): Okay, thank you.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 270، میڈم عظمیٰ خان۔

* 270 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر سوشل ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) ایبٹ آباد، کوہاٹ، پشاور، صوابی اور سوات میں ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن کمیشن قائم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع میں ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن کمیشن میں کون کونسے لوگ ممبرز ہیں، تمام کی تفصیل بمعہ تعلیمی قابلیت وعہدہ فراہم کی جائے؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): (الف) جی نہیں، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ، 2010 کے سیکشن (3) کے تحت صرف پشاور میں صوبائی سطح پر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ مذکورہ اضلاع میں یونیسف کے مالی و تکنیکی تعاون سے چائلڈ پروٹیکشن یونٹس قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن قائم نہیں ہیں لہذا ان اضلاع میں کمیشن کا کوئی بھی ممبر نہیں ہے۔

Ms. Uzma Khan: Satisfied, Sir.
Special Assistant (Social Welfare): Mr. Speaker! Sorry, Mr. Speaker!-----

جناب سپیکر: کوسچین نمبر 271، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 271 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے لائیو سٹاک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے بیرونی امدادی ادارے کے تعاون سے کالام اور بحرین کے درمیان متحرک مویشی پال Nomads community کی سہولت اور مویشیوں کے علاج معالجے کیلئے ایک سہولتی مرکز کی تعمیر کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کیلئے جگہ کا تعین اور زمین کا انتخاب بھی کیا گیا تھا لیکن اس پر کام کا آغاز نہیں ہو سکا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و تحفظ حیوانات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ نے بیرونی امدادی ادارے کے تعاون سے نہیں بلکہ اپنے صوبائی ترقیاتی منصوبے (Annual Development Program) برائے سال 14-2013 میں یہ منصوبہ ضلع سوات اور ہزارہ ڈویژن میں متحرک مویشی پال حضرات کی سہولت اور مویشیوں کے علاج و معالجہ کیلئے شامل کیا ہے۔ جب یہ

منصوبہ مطلوبہ لوازمات کی تکمیل کے بعد منظوری حاصل کرلے تو اس پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کردیا جائے گا۔

(ب) محکمہ ہذا اس مقصد کیلئے مناسب جگہوں کے حصول کیلئے کوشش کر رہا ہے تاہم ابھی تک کسی خاص جگہ کا تعین یا زمین کا انتخاب نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) منصوبے کی موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ Annual Development Program سال 2013-14 منظوری کے مراحل میں ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں تو دوسرے کیلئے بھی اٹھا تھا کیونکہ اس میں سپلیمنٹری تھا Anyhow، اس میں جز (ج) میں جو جواب دیا ہے کہ یہ Annual Development Program 2013-14 میں منظوری کے مراحل میں ہے تو مراحل کب ختم ہونگے؟ یہ میرا کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈا پور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔ سر! ہاؤس کی اور ممبر صاحب کی معلومات کیلئے میں یہ عرض کرتا چلوں سر کہ یہ گزشتہ سال کا منصوبہ تھا اور اس وقت ایشوز اس میں یہ آگئے تھے کہ جو Land acquirement تھی، وہ نہ ہو سکی اور اس وجہ سر پھر یہ ہوا کہ اس کو Carry forward کر دیا گیا اس Next Year کیلئے، تو ابھی اس میں جو ایشو ہے، اگر جعفر شاہ صاحب اس میں مدد کر سکیں کیونکہ جو Land Revenue Act ہے، اس کے تحت انہوں نے آٹھ سے لیکر سولہ کنال تک زمین Acquire کرنی ہے اور اس زمین کا جو اوسط یک سالہ ہے، وہ مقامی لوگوں کیلئے قابل قبول نہیں ہے، تو اگر آپ اس میں کردار ادا کر سکیں، جہاں تک ڈیپارٹمنٹ کا View ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ ان شاءاللہ پھر اس کو پی ڈی ڈبلیو پی سے Approval کے بعد Launch کرنے کی پوزیشن میں ہونگے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: Ji, thank you; I can play the role۔ وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں ان کے ساتھ مدد کرونگا۔

وزیر قانون: میں سر، ان کو ہدایت کرتا ہوں اور وہ سی پی او صاحب جو ہیں، وہ ان شاءاللہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر272، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 272 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر لائیو سٹاک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) کچھ عرصہ پہلے کالام میں ژلسیان بانڈہ کالام بازار تک Dairy Products کی مارکیٹ تک جلد ترسیل کیلئے ایک چیئر لفٹ کے قیام کے منظوری دی گئی تھی جس کیلئے میٹریل بھی خریدا گیا ہے مگر تاحال اس پر عملی کام کا آغاز نہیں ہوا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ مذکورہ کام کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و تحفظ حیوانات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، کچھ عرصہ پہلے ضلع سوات کے علاقے کالام میں ژلسیان بانڈہ سے کالام بازار تک Dairy Products کی مارکیٹ تک جلد ترسیل کیلئے ایک چیئر لفٹ کے قیام کی منظوری وفاقی حکومت اور یورپی یونین کے مشترکہ تعاون سے چلنے والے پراجیکٹ "Strengthening of Livestock Services Project" کے تحت دی گئی تھی اور حاصل شدہ معلومات کے مطابق مذکورہ چیئر لفٹ کیلئے کچھ میٹریل بھی خریدا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مذکورہ پراجیکٹ سال 2009 میں نامعلوم وجوہات کے باعث بند کیا گیا تھا جس کی وجہ سے چیئر لفٹ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

(ب) چونکہ بیرونی امداد سے چلنے والا پراجیکٹ اب بند ہو چکا ہے اس لئے مذکورہ چیئر لفٹ پر کام شروع کرنا ممکن نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یو خبرہ کول غواړم۔

جناب سپیکر: سوری۔ جی جی، اس کے ساتھ Related topic۔ جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! د لاء منسټر صاحب په نوټس کښې د لائیو سټاک په حواله باندې دا خبره په نوټس کښې راوستل غواړم چې په 22-07-2013 باندې بونیر کښې یو دوه کلاس فور دی چې دا زه نه پوهیږم دا آفس آرډر دے په

سادہ کاغذ باندې، دا چې کوم ډسټرکټ ډائریکټر لائیو سټاک دے د بونیر، دوہ کلاس فور هغه اتیا کلومیټرہ لرې یعنی دا زمونږ چې کوم محترم وزیر صاحب دے د زکواۃ، د هغوی د کلی نہ ئے زما کلی تہ رابدل کړی دی او دلتہ پوسټونہ هم نشتہ، یو دا۔ دویمہ دا چې دا اوس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو ریکوسټ کوم جی۔ تہ کہ پہ دې باندې یو الگ خپل یو دغہ رااولیږې ځکہ چې دوئ سرہ بہ یا دې وخت کښې انفارمیشن وی هغہ'پراپر' ، لږہ مهربانی بہ وی۔

جناب سردار حسین: زہ انفارمیشن نہ غواړم، انفارمیشن ترینہ نہ غواړم خو صرف دا د هغوی پہ نوټس کښې راوستل غواړم، دا بہ لاء منسټر صاحب لہ ور هم کړم چې تاسو سپیکر صاحب، پخپلہ سوچ وکړئ چې د کلاس فور چې دہ، هغہ یوولس زرہ روپئ وی غالباً یا څہ د پاسہ یوولس زرہ روپئ وی، چې اتیا کلومیټرہ دوہ کلاس فور لرې چې هلتہ پوسټونہ هم نشتہ، دا بدل شی نو مونږ صرف دا تپوس کوؤ چې، پہ نوټس کښې هم راوستل غواړم چې مهربانی وکړئ، دا خو ډیر غریبانان دی، پکار دہ چې د هغې ازالہ وشی۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے، جواب انہوں نے دیا ہے۔ ایک تو یہ میرا Reservation ہے کہ اتنا Important project تھا اور وہ I don't know کہ ڈیپارٹمنٹ کی سست روی کی وجہ سے قابل عمل نہیں ہو سکا، پھر سر یہ کہ وہاں پر لاکھوں روپے کا سامان خریدا گیا ہے اور وہ میں نے بذات خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ادھر پڑا ہے، اس میں رسیاں ہیں اور کافی چیزیں ہیں اور وہ ابھی تو Economically اس کا Use ہونا چاہیئے کہ کسی اور چیز میں استعمال کریں لیکن اس کو زنگ آلود نہ ہونے دیں اور اس کو خراب نہ ہونے دیں حکومت اور اس کیلئے کچھ پروگرام بنائے۔

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس میں یہ جو پراجیکٹ تھا، یہ فیڈرل گورنمنٹ کا تھا اور یہ جہاں تک میں نے ان سے پوچھا ہے تو ان کا یہ کہنا ہے کہ چونکہ یہ بیرونی امداد سے چلنے والا تھا تو سی ڈی ڈبلیو پی وغیرہ اس میں Involve ہو

جاتے ہیں تو اس وجہ سے ابھی جو اس کا Future ہے، وہ نہیں ہے۔ ہاں اگر جعفر شاہ صاحب مناسب سمجھیں،اس پر ایک ریزولیوشن لے آئیں تو ہم فیڈرل گورنمنٹ کو یہاں ہاؤس سے بجھوادیں گے

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ٹھیک ہے؟

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 274، محترمہ نجمہ شاہین، محترمہ نجمہ شاہین۔ یہ Lapse ہے۔ کوئسچن نمبر 275۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ جو کوئسچنز آئے ہیں،اس کے مطابق جائیں گے،ان شاءاللہ اس کے بعد آپ کو۔ یہ بھی میرے خیال میں نہیں آئیں تو یہ بھی Lapse ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 276، جناب زرین گل صاحب،ایم پی اے۔

* 276 _ جناب زرین گل: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ فشریز ضلع تورغر کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 کیلئے ترقیاتی اور انتظامی فنڈ مختص کیا گیا تھا;

(ب) اگر (الف) کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 12-2011 اور 13-2012 کیلئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا، مختص شدہ فنڈ کن ترقیاتی پراجیکٹس پر خرچ کیا گیا، پراجیکٹ کا نام،لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ عرصہ میں انتظامی اخراجات کیلئے مختص شدہ فنڈ کن کن مدوں میں خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے;

(iii) محکمہ نے شال خوڑ، برندو خوڑ، مہاجرین خوڑ، کالش خوڑ اور دریائے سندھ کے قدرتی پانی کو استعمال میں لانے کیلئے فارم کیلئے فیزیبیلٹی رپوٹس تیار کی ہیں،اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر زراعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) سال 12-2011 اور 13-2012 کیلئے ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے جبکہ 12-2011 اور 13-2012 کیلئے انتظامی فنڈ مختص کیا گیا ہے۔

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 ضلع تورغر کیلئے کوئی بھی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا، لہذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(i) سال 12-2011 اور 13-2012 محکمہ ماہی پروری کے انتظامی فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ii) محکمہ نے شال خوڑ، برندو خوڑ، کالش خوڑ اور دریائے سندھ کے قدرتی پانی کو استعمال میں لانے کیلئے فارم کیلئے فیزیبیلٹی رپورٹس تیار نہیں کی ہیں جنکی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ سٹاف کا بھرتی نہ ہونا، حالانکہ محکمہ نے دو تین دفعہ اشتہارات اخبار میں دیئے ہیں اور انٹرویو بھی ہوئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی تقرری خالی آسامیوں پر نہیں ہوئی ہے۔ آسامیوں کی تفصیل یہ ہے:

کمپیوٹر آپریٹر (BPS-12): ایک عدد

نائب قاصد اور چوکیدار: ایک عدد

سویپر کی پوسٹ: ایک عدد

2۔ ابھی تک حکومت کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز تورغر کو گاڑی کی سہولت نہیں دی گئی ہے تاکہ علاقے کی فیزیبیلٹی اور سروے رپورٹ تیار کی جائے۔ سٹاف اور گاڑی نہ ہونے کی وجہ سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز تورغر نے عارضی طور پر اپنا دفتر محکمہ کی اجازت سے ضلع آفیسر فشریز مانسہرہ کے دفتر میں قائم کیا ہے جو کہ بعد میں ضلع تورغر بمقام جدبا میں قائم کیا جائیگا۔

سال 12-2011 انتظامی فنڈز اور اخراجات محکمہ ماہی پروری ضلع تورغر

	فنڈز	خرچہ	اخراجات کی تفصیل
1۔	647200 روپے، تنخواہ اور الاؤنسز	108048 روپے	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز تورغر بابت ماہ مئی اور جون 2012 پر 108048 روپے خرچ ہوئے ہیں اور 539152 روپے حکومت کو واپس کئے گئے۔

2۔	905000روپے متفرق فنڈز	255000 روپے	کل رقم 255000 روپے مئی اور جون 2012 میں خرچ ہوئے اور 650000روپے حکومت کو واپس کر دیئے گئے۔
ٹوٹل	1552200روپے	363048روپے	مئی اور جون میں 363048 روپے خرچ ہوئے اور 1189152روپے حکومت کو واپس کر دیئے گئے۔

سال 13-2012 انتظامی فنڈز اور اخراجات محکمہ ماہی پروری ضلع تورغر۔

	فنڈز	خرچہ	اخراجات
1۔	1271800 روپے تنخواہ اور الاؤنسز	764376روپے	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز تورغر کی تنخواہ یعنی 30-06-2013 تک 764376 روپے خرچ ہوئے اور 507424روپے حکومت کو واپس کئے گئے ہیں۔
2۔			پورے سال میں اس مد میں 31328 روپے خرچ ہوئے اور 355672روپے حکومت کو واپس کئے گئے۔
ٹوٹل			پورے سال میں 1083704روپے خرچ ہوئے اور 863096روپے حکومت کو واپس کئے گئے۔

جناب زرین گل: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 276۔ سر، ما په دیکښې تپوس کړے دے د محکمې نه چې تاسو په تور غر کښې چې کوم خوړونه دی، د هغې تاسو څه فیزیبیلټی رپورټس تیار کړی دی؟ نو هغوی خپله مجبوری بنودلې ده چې مونږه نه دی تیار کړی: "محکمہ نے شال خوڑ، برندو خوڑ، کالش خوڑ اور دریائے سندھ کے قدرتی پانی کو استعمال میں لانے کیلئے فارم کیلئے فیزیبیلٹی رپورٹس تیار نہیں کی ہیں جنکی وجوہات درج ذیل ہیں"، وجه ئے بیا هم دا ښودلې ده چې سټاف مونږ سره نشته دے۔ دویمه ئے وجه ښودلې ده چې دلته کښې مونږ سره د حکومت د طرف نه اسسټنټ ډائریکټر فشریز د پاره ګاډے او سهولتونه نشته دے، نو په دیکښې ګناه د چا ده جی؟ دا خو مونږ وایو چې تنخواه ګانې اخلي او خوړونه شته دے او فیزیبیلټی رپورټس په دې نه دی تیار شوی چې هغوی وائی چې مونږ سره سټاف، او سټاف Sanctioned دے نو پکار ده چې ګاډی او سټاف ورله ورکړی چې کار شروع کړی، هسې چې مفتې تنخواه ګانې خو نه اخلي، زه د غه خبره کوم۔

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب، آپ نے یہ کوئسچن پڑھ لیا ہے، یہ سارا کچھ؟ یہ زرین گل صاحب کے سوال کا جواب دیدیں، Concerning with Question No. 276۔

وزیر قانون: سر! میں نے تو اپنے حساب سے اس کو پڑھا ہے، اگر زرین گل صاحب بتا دیں کہ اس میں ان کا، کیونکہ انہوں نے مختلف اس میں سوالات کئے ہیں، Main issue اگر بتا دیں سر۔

جناب زرین گل: هغوی له گاډے ورکړئ، هغه گاډے ورله ورکړئ، اسسټنټ ډائریکټر سره Conveyance نشته دے، گاډے نشته دے نو پیاده به ځی، چرته په خوړونو به گرځی، نو مهربانی وکړئ گاډے ورله ورکړئ۔

وزیر قانون: بالکل سر، یہ 276 کے بارے میں میں نے ان سے پوچھا تھا، میرا تو سر اپنا یہ خیال تھا کہ اس میں جو خالی پوسٹیں ہیں، ایم پی اے صاحب اس میں Interested ہونگے تو اس کے متعلق میں نے ان سے یہ بات کی ہے کہ جو ایم پی اے صاحب مناسب لوگوں کی نشاندہی کریں تو ان شاءاللہ محکمہ Cooperate کرے گا۔

جناب زرین گل: اؤ خو هغه گاډے ورله هم ورکړئ چې دا-----

وزیر قانون: ٹھیک ہے، یہ بھی ان سے بات کرلیں گے سر۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 277، جناب زرین گل صاحب۔

* 277 _ جناب زرین گل: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع تورغر کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹس میں ترقیاتی اور انتظامی اخراجات کیلئے فنڈز مختص کئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) 12-2011 اور 13-2012 کے مالی سالوں کے ترقیاتی فنڈز کن کن منصوبوں پر خرچ کئے گئے ہیں، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ، نیز خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ عرصہ کے دوران انتظامی اخراجات کیلئے مختص شدہ فنڈز کن کن مدوں میں خرچ کئے گئے ہیں، انکی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے، نیز 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع تورغر کے انتظامی نظام کیلئے محکمہ کی کیا ترجیحات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر(آبپاشی وتوانائی)}: (الف) جی ہاں، ضلع تورغر کیلئے سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ تاہم انتظامی اخراجات کی مد میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے ہیں، مزید برآں ایکسیئن ہزارہ ایری گیشن ڈویژن اور متعلقہ سٹاف ضلع ہذا کے ترقیاتی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔

(ب) (i)

2011-12

ADP No.	Project	Estimate	Expenditure	Progress
(i)418	Construction of Flood Protection Work (FPW) Tor Ghar, Package-1	0.99(M)	0.99 (M)	100%
(ii)418	Construction of Flood Protection Work (FPW) Tor Ghar, Package-2	1.40(M)	1.38275 (M)	100%
2012-13				
(i) 418	Construction of Flood Protection Work (FPW) Tor Ghar, Package-3	1.61(M)	1.596831 (M)	100%
(ii) 452	Construction and Improvement of Civil Channel Tor Ghar	4.00(M)	1.44019 (M)	36%

(کنڈ بالا، کنڈ پائیں، کنڈے، شالون چینل)

(ii) جی نہیں، 2011-2012 اور 2012-13 کے دوران انتظامی اخراجات کی مد میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے، مزید برآں 2013-14 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی ضلع ہذا کے انتظامی اخراجات کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ محکمہ انہار کا موجودہ ہزارہ ایری گیشن ڈویژن ضلع تورغر میں ترقیاتی کام کر رہا ہے۔

جناب زرین گل: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 277 (الف)، (ب)۔ بس ما انفارمیشن Collect کول جی، Not pressed۔

Mr. Speaker: Ji, okay. Question No. 278: Janab Zarin Gul Sahib.

* 278 _ جناب زرین گل: کیا وزیر زکواۃ وعشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں محکمہ زکواۃ و عشر ضلع تورغر کیلئے انتظامی غربت سپورٹ اور زکواۃ فنڈز کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کیلئے انتظامی غربت سپورٹ اور زکواۃ فنڈ کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) سال 12-2011 اور 13-2012 زکواۃ و عشر فنڈز جن غریب سپورٹ پروگرام / مستقل آبادکاری، جہیز فنڈز اور گزارہ الاؤنس پروگرام پر خرچ کئے گئے، انکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) انتظامی فنڈز کو کن کن مدات میں خرچ کیا گیا، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز 14-2013 کیلئے محکمہ زکواۃ کی ضلع تورغر کی کیا ترجیحات ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں، صوبائی زکواۃ بجٹ 12-2011 اور 2012-13 میں ضلعی زکواۃ کمیٹی تورغر کیلئے انتظامی اخراجات کیلئے فنڈ اور زکواۃ فنڈ مختص کیا گیا ہے۔ غربت سپورٹ پروگرام کے تحت محکمہ زکواۃ و عشر کوئی فنڈ جاری نہیں کرتا۔

(ب) (i) ضلع زکواۃ کمیٹی تورغر کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 میں انتظامی اخراجات اور زکواۃ کی مد میں جو رقوم فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ii) مذکورہ سالوں میں مستقل آبادکاری پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی تاہم جہیز فنڈ اور گزارہ الاؤنس پر خرچ شدہ رقوم درج ذیل تفصیل کے نمبر 01 اور 02 میں موجود ہیں۔

(iii) انتظامی اخراجات پر صوبائی بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں جو اخراجات ہوئے، وہ درج ذیل تفصیل کے نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں۔ سال 14-2013 میں بھی ضلعی زکواۃ کمیٹی تورغر کو حسب قاعدہ آبادی کی بنیاد پر مختلف مدات میں زکواۃ فنڈ جاری کیا جائیگا۔ 14-2013 کیلئے محکمہ زکواۃ و عشر کی ضلع تورغر کی ترجیحات قواعد و ضوابط کے مطابق مخصوص ہوتی ہیں جن میں اولین ترجیح زکواۃ فنڈ کی تقسیم ہے۔

تفصیل

مذکورہ محکمہ کیلئے انتظامی اور زکواۃ فنڈ سے سال 12-2011 اور 13-2012 میں درج ذیل فنڈ مختص کیا گیا جو کہ مالی سال کیلئے علیحدہ علیحدہ دیا گیا ہے:

2011-12

S.No.	Name of Head	Budget Allocated 2011-12	Budget Disbursed 2011-12	Remarks
1	Guzara Allowance	2, 132,000	2, 132,000	
2	Jahiz	284,000	284,000	
3	Educational Stipend	320,000	29,976	No demand/ interest received from the Educational Institutions (Colleges / Universities)
4	Health	214,000	Nil	Not distributed due to non existence of DHQs, THQs, HRCs Hospital in Tor Ghar & non-taking interest of BHUs
5	Permanent Rehabilitation	Nil	Nil	
6	Poor Support Programe	Nil	Nil	
7	Administrative Charges	192,000	192,000	
	Total	3,142,000	2,637976	

2012-13

S.No.	Name of Head	Budget Allocated 2011-12	Budget Disbursed 2011-12	Remarks
1	Guzara Allowance	2, 132,000	850,000	
2	Jahiz	284,000	NIL	
3	Educational Stipend	320,000	NIL	No demand/ interest received from the Educational Institutions (Colleges/Universities)
4	Health	214,000	Nil	Not distributed due to non existence of DHQs, THQs, HRCs Hospital in Tor Ghar & non-taking interest of BHUs
5	Permanent Rehabilitation	Nil	Nil	
6	Poor Support Programe	Nil	Nil	
7	Administrative Charges	192,000	96,000	
	Total	3,142,000	946,000	

جناب زرین گل: ډیره شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ دا خوجی محترم وزیر صاحب سره ستاسو په هغه چیمبر کښې به مونږ کښینو، بس د هغې ورځ د راته وښائی، هغه ورځنے کوئسچن چې وو۔۔۔۔، Not pressed

جناب سپیکر: جی جی، بالکل۔

جناب زرین گل: په هغې کښې تاسو دغه کړے وو چې وزیر صاحب او مونږ به ستاسو، نو چې کله کښینو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی انکو بتائیں کہ کب آپ نے انکے ساتھ بیٹھنا ہے؟ حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر صاحب! چې کله هم دوئ غواړی نو مونږ به ورسره کښینو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن 279، جناب زرین گل صاحب۔

* 279 _ جناب زرین گل: کیا وزیر امداد بحالی وآبادکاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2010 کے سیلاب سے ضلع تورغر میں کافی نقصانات ہوئے تھے جبکہ صوبائی حکومت نے ان متاثرین کی امداد کیلئے اسپیشل ریلیف فنڈز مختص کئے تھے;

(ب) متاثرین سیلاب تورغر کیلئے مختص شدہ رقم زکواۃ وعشر کے اکاؤنٹ میں ضم کرکے تقسیم کی گئی;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ضلع کے متاثرین کا سروے کس ادارے نے کیا، متاثرہ افراد یا خاندان کو کتنی کتنی رقم/امداد کس ادارے کے ذریعے دی گئی، نیز تقسیم شدہ رقوم چیکوں اور متاثرین کی فہرست فراہم کی جائے;

(ii) تقسیم کا طریقہ کار کیا تھا، اصل متاثرین سیلاب کی فہرست کی تشکیل اور چیکوں کی تقسیم میں انصاف کے تقاضے پورے کئے تھے;

(iii) ضلع تورغر کے متاثرین سیلاب آج تک کیوں امداد کے انتظار میں ہیں، وجوہات بتائی جائیں؟

یاسین خان خلیل (مشیر بحالی وآبادکاری: (الف) جی نہیں۔ سال 2010 میں چونکہ تورغر ضلع نہیں تھا اور تورغر کو ضلع کا درجہ 2011 میں بذریعہ اعلامیہ نمبر Rev:VI/Tor Ghar 2937 مورخہ 15 فروری 2011 دیا گیا، اس لئے تورغر کیلئے کوئی علیحدہ فنڈز نہیں مختص کئے گئے۔

(ب) محکمہ امداد بحالی وآبادکاری کے علم میں اس طرح کی کوئی بات نہیں۔

(ج) اس کا جواب اوپر (الف) میں دیا گیا ہے۔

جناب زرین گل: دا محترم سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ دا کوئسچن ما لږ غلط دغه کړے دے، دا به زه بیا دوباره رالیږم۔ د هغې جواب، ما چې کوم څه شے غوښتو هغه په دیکښې نه دے راغلے، دا به زه بیا فریش وروستو دغه کړم۔

جناب سپیکر: آپ نے بڑے کوئسچنز بھیجے ہیں تو پھر کوشش کریں کہ اس میں احتیاط کریں۔ کوئسچن نمبر 280، جناب زرین گل صاحب۔

* 280 _ جناب زرین گل: کیاوزیر سماجی بہبودازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں محکمہ سوشل ویلفیئر ضلع تورغر میں آسامیوں کی منظوری ہونے کے بعد ان پر ملازمین بھرتی بھی ہو چکے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے، گریڈ وائز، جن اخبارات میں آسامیاں مشتہر کی گئی ہیں، فوٹو کاپی، ٹیسٹ میں شریک امیدواروں اور بھرتی شدہ ملازمین کے مکمل کوائف فراہم کئے جائیں؛

(ii) آیاان آسامیوں کو حکومت کے مقرر کردہ مروجہ طریقہ کار کے تحت پر کیا گیا، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی سماجی بہبود): (الف) مالی سال 12-2011 میں محکمہ سوشل ویلفیئر ضلع تورغر میں آسامیوں کی منظوری ہونے کے بعد تاحال ان پر ملازمین بھرتی نہیں ہوئے۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ سوشل ویلفیئر آفیسر (بی ایس 17) کے علاوہ تمام آسامیوں پر بھرتی کا اختیار ضلعی حکومت کے پاس تھا، تاہم 30 جون 2013 کے بعد تمام مالی وانتظامی امور نظامت سماجی بہبود کو منتقل ہو چکے ہیں۔

(ب) (i) ضلع تورغر کیلئے 08 آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سوشل ویلفیئر آفیسر	بی پی ایس۔17	ایک آسامی
نیڈل کرافٹ انسٹرکٹر	بی پی ایس۔8	ایک آسامی
جونیئر کلرک	بی پی ایس۔7	ایک آسامی
آکریلری ورکر	بی پی ایس۔6	دو آسامیاں

نائب قاصد		بی پی ایس۔1		ایک آسامی

چوکیدار		بی پی ایس۔1		دو آسامیاں

(ii) ان آسامیوں پر تاحال کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔ نظامت سماجی بہبود کو اختیارات کی منتقلی کے بعد عنقریب ان آسامیوں پر حکومت کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق بھرتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، سوال نمبر 280 (الف)، (ب)۔ بس سر، ما انفارمیشن Collect کول، ما تہ ملاؤ شوی دی۔

Mr. Speaker: Satisfied? Okay. Question No. 316: Malik Riaz Sahib.

* 316 _ ملک ریاض خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بنوں میں محکمہ واٹر مینجمنٹ نے واٹر کورسز تعمیر کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بنوں میں کتنے واٹر کورسز تعمیر کئے گئے، ان کی لاگت اور محل وقوع کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع بنوں میں کئے گئے کام اور ان پر صرف شدہ رقم کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

ملک ریاض خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جو سوال میں نے مانگا تھا، اس کا جواب صحیح نہیں ہے۔ یہ واٹر کورسز ہر ضلع میں زمینوں کی سیرابی کی بہبود کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ بنوں میں ایک پراجیکٹ آیا تھا، National Program for Improvement of Watercourses جو بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور اے ڈی پی میں بھی واٹر کورسز کیلئے بہت رقم رکھی جاتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق 22 ایسے واٹر کورسز میرے پاس ہیں جبکہ ہیں بہت، جو میری معلومات میں ہیں، اس کی تفصیل بھی میں بتا سکتا ہوں کہ وہاں انکی زمینیں نہیں ہیں اور دوسرے لوگوں کے ناموں پہ پیسے نکالے گئے ہیں، سارا اس واٹر کورس کا نام ونشان نہیں ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ایک انجمن بنائی جائے گی، اس کا صدر ہوگا، اس کا سیکرٹری ہوگا، پھر اکاؤنٹ کھولا جائے گا اور اس اکاؤنٹ کے ذریعے وہ رقم نکالی جائے گی لیکن زمین کسی اور موضع میں ہے، آٹھ دس کلومیٹر دوسرے آدمی کے نام رقم نکالی گئی ہے۔ اتنی خرد برد ہوئی ہے کہ میں اس سوال سے مطمئن

نہیں ہوں، یہ سوال کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور بہت بڑے اس میں گھپلے ہوئے ہیں تاکہ یہ عوام کا فنڈ صحیح جگہ پھر استعمال ہو جائے اور ان لوگوں کو سزا مل جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، جو انہوں نے معلومات مانگی تھیں، وہ تو ڈیپارٹمنٹ نے مہیا کی ہیں اور میری سر یہ گزارش ہو گی کہ آنریبل ممبر اگر اپنی مزید تسلی کرانا چاہیں، یا تو ایک طریقہ کار یہ ہو سکتا ہے کہ دوبارہ ایک فریش کوسچن کیا جائے اور اگر نہ ہو تو ڈیپارٹمنٹ کے افسران یہاں پر بیٹھیں ہونگے، ہم انکے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ جن جن واٹر کورسز پہ انکا اعتراض ہے، ڈیپارٹمنٹ یہاں سے انکے خلاف باقاعدہ ایک ٹیم بھیجے گا اور انکی Verification کر کے انکی تسلی کرا دے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! مطلب یہ ہے جو۔۔۔۔۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر صاحب! یہ نام غلط ہیں اور انہوں نے بوگس ناموں پر رقم نکالی ہے، باقاعدہ 22 تو میرے پاس ہیں جو Proof ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ میٹنگ کرتے، باقاعدہ۔

ملک ریاض خان: بالکل۔

جناب سپیکر: Concerned department ٹھیک ہے جی۔

ملک ریاض خان: بالکل جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوسچن نمبر 323، ملک ریاض صاحب۔

* 323 _ ملک ریاض خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں منڈان پارک کے نزدیک 06-2005 میں لوڑہ نالہ کی سائڈ وال جو کہ National Drainage Programme (NDP) منصوبے کے تحت محکمہ آبپاشی نے تعمیر کی تھی، 2010 کے سیلاب کی نذر ہو گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ آبپاشی نے کئی دفعہ تخمینہ لاگت بھی بنایا لیکن تاحال فنڈ کی منظوری نہیں دی گئی، نیز محکمہ مذکورہ سائڈ وال (سکیم) دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ {سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی مذکورہ سائڈ وال (سکیم) کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور مذکورہ Estimate کو دوبارہ نئے شیڈول پر جلد تیار کرکے منظوری کیلئے ارسال کرے گا۔ چونکہ موجودہ وقت فنڈ کی کمی کی وجہ سے فوری طور پر کام نہیں ہو سکتا جبکہ گنجائش کے مطابق مذکورہ کام کو زیر غور لایا جائے گا۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! تھینک یو۔ یہ زمینوں کے بچاؤ کیلئے ایک بند باندھا گیا تھا، افسوس کی بات ہے کہ 2010 کے فلڈ نے صوبے میں کافی جگہ نقصان کیا ہے۔ ہر ضلع کو فنڈ دیا گیا ہے، ہمارے بنوں کی بدقسمتی کی یہ وجہ ہے کہ اکرم درانی صاحب وہاں ایک دفعہ چیف منسٹر گزرے ہیں، آپ کوئی اس کو فنڈ نہیں دے رہے، تو وہ وہاں سے یہ سکیمیں آگئیں اور یہ ایری گیشن نے بنائی تھیں، اس کو فنڈ نہیں دیا گیا، 2010 میں دو تین دفعہ Estimate بنایا گیا ہے، اب بھی یہ کہہ رہے ہیں، لکھا گیا ہے کہ ہم کوشش کرینگے، مناسب وقت پر فنڈ دینگے، یہ مناسب وقت کب آئے گا؟ ہم حیران ہیں کہ اتنی زمینیں بتاہ ہو رہی ہیں اور اس کیلئے فنڈ نہیں ہے اور ہر جگہ سیلاب کا فنڈ ہے اور استعمال ہوا ہے۔ میں اس سوال سے مطمئن نہیں ہوں اور اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس کا بندوبست ہو جائے۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی): ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ محترم ممبر صاحب یو بنه سوال وچت کړے دے جناب سپیکر، دا د National Drainage Program لاندې د فیډرل ګورنمنټ په پیسو باندې دا بند جوړ شوے وو دغه ځائې کښې او واقعی دا په 2010 کښې دا په فلډز کښې Damage شوے دے او پکار دا ده چې دا جوړ کړے شی خو د دې چې کوم Estimate جوړ شوے دے جناب سپیکر، هغه څه تقریباً 18 ملین روپۍ نه لږ شان زیات دے، د هغې Estimate د دې جوړ شوے

دے۔ ایم اینډ آر کمپنۍ ټوټل دې کال 25 ملین روپئ د ټولې صوبې د پاره ایپروولې شوې دی نو هغې ایم اینډ آر کمپنۍ هم نه کیږی، دا به د اے ډی پی سکیم د پاره دغه کیږی او دا زه دوئ له تسلی ورکوم چې وروستو به دوئ سره زه کښینم او د راروان اے ډی پی د پاره چې دے، دې د پاره به مونږه طریقه کار جوړ کړو او دا به As a ADP scheme واچوؤ۔

جناب سپیکر: ملک صاحب۔

ملک ریاض خان: دې جواب نه زه مطمئن یم چې آئنده اے ډی پی شی خو چې دا کار وشی، ډیر ضروری دے۔ زه د جواب نه مطمئن یم۔ شکریه۔

جناب سپیکر: ټھیک دے۔ کوئسچن نمبر 358، ملک ریاض صاحب۔

* 358 _ ملک ریاض خان: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلے دو سالوں کے دوران بنوں کینال ڈویژن میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ٹیوب ویل آپریٹر	11عدد۔
2۔ گریسر	2عدد۔
3۔ڈرائیور	1عدد۔
4۔ہلپر	2عدد۔
5۔ چوکیدار	1عدد۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، شکریہ۔ یہ محکمہ نے جو جواب بھیجا ہے، یہ صحیح ہو گا لیکن اس کا جو میرا مقصد ہے، قانون یہ کہتا ہے کہ جس علاقے میں ٹیوب ویل ہو، اس علاقے کا بندہ اس پہ چوکیدار یا آپریٹر مقرر کیا جائے تا کہ وہ اسکی Supervision کر سکے، کوئی دس میل سے بندہ نہیں آسکتا۔ ان اپوائنٹمنٹوں میں

ایسے ایسے گھپلے ہوئے ہیں کہ دس دس، بیس بیس کلو میٹر کا بندہ وہاں پر لگایا گیا ہے جو کبھی نہیں آتا، آپریٹر یا چوکیدار اس ٹیوب کو نہیں آتا، میں نے ان تمام کے یہ ایڈریسز یا یہ چیزیں مانگی تھیں، طریقہ کار یہ ہے کہ لوکل ہو لیکن ایریگیشن کے اپنے افسران، جہاں کوئی بندہ ریٹائر ہوتا ہے، اس پہ اپنے بھائی کو ادھر تبدیل کرتے ہیں اور دوسرے بھائی کو وہاں بھرتی کرتے ہیں، طریقہ کار غلط ہے، اس طریقہ کار پہ میرا اعتراض ہے۔ جو بھرتیاں ہوئی ہیں، یہ صحیح طریقہ کار پہ نہیں ہیں، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں، اس جواب سے۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان صاحب۔

سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی): ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا خو چونکه په تیر حکومت کښې دا بھرتئ شوې دی، ملک صاحب چې څه اعتراضات وکړل، زه به لوکل ایس ای ته چې دے اووایم، رابه شی دوئ سره به کښینی۔ دوئ د وښائی چې هغې کښې کومې کومې غلطئ دی چې کوم ځائے کښې غلطی شوې وی، بالکل د هغې به مونږ ازاله کوؤ او د هغې به پوره تحقیقات کوؤ، ملک صاحب دوئ چې څنګه مطمئن کیدل غواړی مونږه به هغه شان دغه کوؤ جی۔۔۔۔ (تالیاں)

ملک ریاض خان: دې شیرپاؤ خان دغه وکړو او په هغې باندې عمل ونکړی، بیا به زه اسمبلئ ته مجبوراً دغه کوم۔

سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی): په دې ستره تاریخ باندې به ایس ای تاسو سره کښینی۔

ملک ریاض خان: ٹھیک شوه، زه به تاسو ته بیا وایم شیرپاؤ خان۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 329: Janab Syed Jafar Shah Sahib.

* 329 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے سیلاب سے مدین کے مقام پر واقع لائیو سٹاک ڈسپنسری تباہ ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے مذکورہ عمارت کی بحالی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان(وزیر زراعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سال2010 کے سیلاب سے مدین کے مقام پر سول ویٹرنری ہسپتال تباہ ہوا تھا، نہ صرف ہسپتال بلکہ ہپستال کی زمین بھی دریا برد ہوئی تھی۔

(ب) 2010 کے سیلاب کی وجہ سے صوبے کے کل 19 ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریاں بشمول سول ویٹرنری ہسپتال مدین تباہ ہوئے جس سے بالواسطہ نقصان کا تخمینہ 76 ملین روپے لگایا گیا اور یہ تخمینہ نقصانات ورلڈ بینک ایف اے او اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے تصدیق شدہ ہے لیکن چونکہ ہمیں اس تخمینے کی بنیاد پر کوئی امداد یا کوئی اور فنڈ نہیں ملا اس لئے سول ویٹرنری ہسپتال مدین کی بحالی تاحال ممکن نہ ہو سکی۔

تاہم عوام اور علاقے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ ہذا نے مذکورہ بالا ہسپتال کو فوراً ہی کرایہ کی عمارت میں منتقل کر کے فعال کر دیا اور تاحال اس میں ایک ویٹرنری آفیسر (بی ایس 17)، دو ویٹرنری اسسٹنٹ(بی ایس09)،(بی ایس 11) بشمول دیگر عملہ بخوبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اس ضمن میں متعلقہ ہسپتال کی کارکردگی درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال برائے	علاج شدہ جانور	ویکسین شدہ جانور	جمع شدہ کل رقم (چٹ فیس)
1۔	2010-11	16850	9100	42800/-
2۔	2011-12	2050	14400	40900/-
3۔	2012-13	2250	18704	48060/-
	میزان	21150	42204	131760/-

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سر، دوئ په جواب کښې وائی چې مونږ ډیر انتظار وکړو خو د بهر نه چا خیرات رانکړو نو مونږ دا ډسپنسریانې او دا هسپتالونه نشو جوړولے، نو نور به خومره انتظار کوؤ چې مونږ له به څوک خیرات راکوی او دا به مونږ جوړوؤ، Why don't we include it in our ADP?

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔ منور شاہ صاحب! آپ خود بھی تھوڑی محنت کیا کریں، کوئی Written بھی کچھ بھیجا کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، سر۔ نہیں سر، ایک تو میرا نام منور خان ہے، آپ کو میرا خیال ہے منور شاہ کسی نے بتایا ہے سر، میرا نام منور خان ہے، Kindly correct کر لیں سر۔

جناب سپیکر: منور خان، ٹھیک ہے جی۔ (ہنسی)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سب سے پہلے تو سر، میں یہ منسٹر صاحب اور یہ باقی جو لوگ کھڑے ہیں سر، ان کی بھی توجہ میں دلانا چاہتا ہوں، یہ کم از کم یہ اسمبلی اپنی اسمبلی ختم کرے۔ نہیں یہ جو،___ تھینک یو، سر۔

سردار اورنگ زیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: منور خان، ٹھیک ہے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نلوتھا صاحب! زما نمبر خو چې تیر شی کنه۔ تھینک یو، سر۔ سر، یہ لائیو سٹاک کی ڈسپنسری کے بارے میں بات ہوئی ہے سر، پچھلی حکومت میں تقریباً ہر ایم پی اے کو ڈسپنسری ملی تھی سر اور اس ڈسپنسری کی، بعض علاقے ایسے بھی ہیں کہ وہاں پہ اشد ضرورت تھی اور کامیاب وہ ڈسپنسری چل رہی تھی لیکن سنا ہے کہ وہ پراجیکٹ تھا، وہ پراجیکٹ ابھی ختم ہو گیا ہے سر، تو میں گورنمنٹ سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو Permanent basis پر اگر شروع کیا جائے تاکہ وہاں کی جو ضرورت ہے یا ایسے علاقے ہیں جہاں اتنے مال و مویشی ہیں اور وہاں پہ انکے پہاڑوں میں بس یہی انکا روزگار ہوتا ہے سر، اور ہم نے وہاں پہ اس قسم کی ڈسپنسریاں لگائی تھیں جس کی وجہ ابھی وہ ملازمین بھی ختم ہو گئے اور ڈسپنسریاں بھی ختم ہو گئی ہیں تو میں Concerned Minister سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس پہ دوبارہ غور کر کے وہ ڈسپنسریاں دوبارہ بحال کریں۔ تھینک یو، سر۔

سردار اورنگ زیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب، اگر آپ کا کوسچن اس کے ساتھ Related ہے تو اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں تاکہ یہ Concerned کوسچن جو ہے، اسکا جواب دے دیں۔ نہیں، دیکھو، یہ اس نے جس علاقے کیلئے کوسچن بھیجا ہے، آپ بھی کوشش کریں۔ جی جی چلیں۔ شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! خبره دا سې ده چې تیر حکومت کښې یو دوه سوه د سپنسرئ په دې صوبه کښې جوړ شوې وې، هغه د سپنسرو کښې څلور سوه ملازمین وو، دوه سوه ویټرنری ډاکټران او دوه سوه کلاس فور، هغه پراجیکټ

لکه ځنګه چې دوئ اوویل هغه ختم شوے دے نو هغه ملازمینو تنخوا ګانې، د هغوی بې روزګاری خو یو طرف ته ده جي خو په دې ډ سپنسرو کبنې چې کوم ساز و سامان پروت دے، کوم دغه چې وو، دوایانې پرتې وې، هغه هم ضائع کیږی لګیا دی، نو زما حکومت نه دا سوال دے چې دوئ دا اراده بیا لری چې دغه کسان چې د کومو وخت پوره شوے دے، دا بیا واپس اخلی که نه؟

جناب سپیکر: شاه حسین خان! زه یو دا خواست کوم، چونکه کوشش دا به کوؤ چې د قواعد و ضوابط مطابق دا ټول دغه وچلوؤ، تاسو دا کوئسچن باقاعده په Written کبنې مونږه ته Put up کړئ نو ان شاءالله تعالیٰ دا به مونږ په دغه کبنې راولو۔ اوس چونکه ټهیک ده ستاسو خبره خو دغه واوریده، Concerned Minister خو نشته خو زه اسرار الله ګنډا پور صاحب ته خواست کوم۔

سردار اورنگ زیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! آپ بات کریں، مطلب آپ کوشش کریں کہ Relevant ہو تو مہربانی ہوگی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سپیکر صاحب! بالکل تقریر نہیں کرنا چاہونگا جی، ضمنی کوئسچن کرونگا اور بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے یہ جواب میں پڑھا ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک ہے، جانوروں کا علاج بھی کرتا ہے اور ویکسین بھی دیتا ہے تو میں منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ لائیوسٹاک کا محکمہ پورے صوبے کیلئے ہے یا یہ مخصوص صرف سوات کیلئے ہے؟ اگر پورے صوبے کیلئے ہے تو جناب، میرے حلقے کے اندر، میرے حلقے حویلیاں کے اندر محکمے لائیوسٹاک کی غفلت کی وجہ سے انہوں نے جانوروں کے اوپر سپرے بھی نہیں کیا، ویکسین بھی نہیں دی، تو ایک جانور کے ذبح کرنے سے وہاں پہ کانگو وائرس کی بیماری پھیلی اور چار آدمیوں کی اس نے جان لے لی، یہ تین چار دنوں کی بات ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی غفلت کی وجہ سے چار آدمیوں کی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ تو منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ آیا اس کانگو وائرس کی بیماری کی وجہ سے جن لوگوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں، اس کیلئے حکومت کوئی مالی امداد کا ارادہ

رکھتی ہے یا نہیں رکھتی ہے؟ میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ ان لوگوں کیلئے کوئی مالی امداد بھی دی جائے اور ساتھ محکمے سے پوچھ گچھ کی جائے، جنکی غفلت کی وجہ سے یہ بیماری وہاں پہ پھیلی اور آج یہ ہزارہ کے جو ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان سب سے آپ پوچھیں جناب سپیکر، وہاں پہ ایک انتہائی خوف ہراس پھیلا ہوا ہے۔ پرسوں جو جنازہ ہوا، میں اس جنازے میں گیا تو جنازہ پڑھ کے سب لوگ وہاں سے بھاگے تاکہ کہیں ہم بھی اس میں گرفتار نہ ہوجائیں اور کل جو جنازہ ہوا ہے، اس میں سارے محکمے کے لوگوں سے، ذرا مہربانی کرکے اس کے اوپر سخت ایکشن لیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تھوڑا ایک۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جو لوگ مرے ہیں، انکی مالی امداد کی جائے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب! ایک تو آپ Experienced Parliamentarian ہیں، پہلے بھی رہے ہیں۔ (مداخلت) ایک منٹ جی۔ میں صرف اتنا کہونگا کہ آپ باقاعدہ اگر کوئی آپ کا اس قسم کا ہے تو باقاعدہ Written پہ بھیجیں تاکہ اس پرProper discussion ہو اور یہ جو ابھی Concerned subject ہے، اس پر بات کرنا ہوگی تو گنڈاپور صاحب! جو Concerned وہ ہے، اس پر بات کرلیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔ سر، اس میں جعفر شاہ صاحب کے سوال کا جہاں تک تعلق ہے، انہوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کررہی ہے؟ تو سر، یہ ان کے نوٹس میں ہوگا کہ جب یہ فلڈ آیا تھا، اس وقت عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت تھی اور یہ اقدامات ان کو کرنا چاہیئے تھے، تاہم پھر بھی ان کی اطلاع کیلئے سر میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اس وقت جو Total assessment تھا کوئی Hundred billions کے Losses کا چیف منسٹر صاحب کو پیش کیا گیا اور اس کیلئے فلڈ ڈائریکٹوریٹ بھی کھولا گیا۔ انہوں نے بات کی ہے کہ ویٹرنری ڈسپنسری، Actually Sir! یہ ہسپتال تھا اور ہسپتال کی جو زمین ہے، وہ بھی بہہ گئی ہے، تو ابھی اس کیلئے نئی سکیم کی ضرورت ہے۔ محکمے سے جب میں نے معلومات کیں، انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنے Facts and figure اس وقت جو ڈائریکٹوریٹ تھا، اس کو دے دیئے تھے۔ چونکہ اس وقت گورنمنٹ کے پاس اتنے وسائل نہیں تھے، Hundred billion کا جو

Damagesکا Assessmentتھا،اس میں کوئی Thirty four billionکے قریب اس وقت کی گورنمنٹ نےاس پر کام شروع کر دیا تھا، باقی جو تھے مختلف سیکٹرز میں سکولز تھے، ہاسپٹلز تھے، یہ لائیوسٹاک کے حوالے سے تھے، وہ As it isپڑے ہوئے ہیں۔ تو یقیناً اس سلسلے میں ہم یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ جیسے انہوں نے دوبارہ معاملے کو نئے سرے سے تازہ کیا تو دوبارہ پی اینڈ ڈی کے پاس بھیج دینگے اور جیسے ہی فلڈ کے حوالے سے اگر اقدامات ہونگے تو ان شاءاللہ اس چیز کا خیال رکھا جائیگا۔ اس کے علاوہ سر، چونکہ یہ انسانی جانوں کا بھی معاملہ ہے جو کہ نلوٹھا صاحب نے بات کی، میں نے ان سے سر، بات کی اس سلسلے میں اور یہ ان کی بات ٹھیک ہے کہ یہ جو کانگو وائرس ہے، Animalsسے ہی Transmitہوتا ہے، ایشو سر اس میں یہ ہے کہ جو اس میں وہ Tixہوتے ہیں، وہ Tixایک تو یہ ہے کہ اگر آپ کے یہاں
یہ باڑہ ہو یا جہاں پہ جانور پالے جاتے ہیں، تو اس کا تو ہم خیال رکھ سکتے ہیں لیکن اکثر یہ Nomadsہوتے ہیں، یہ اوپر سے آتے ہیں اور Travelکرتے ہیں اور مطلب یہ کہ جیسے ہی سیزن Endہوتا ہے، سردیوں میں اوپر سے آتے ہیں، گرمیوں میں پھر نیچے سے اوپر جاتے ہیں۔ اس دوران وہ جو سکیم جعفر شاہ صاحب لائے تھے، وہ بھی Nomads کے متعلق ہے، تو ان کا یہ پروگرام ہے کہ یہ سکیم جب ہماری Approve ہو جاتی ہے تو ہم نے ایریا Identifyکی ہے جہاں سے یہ Nomad animalsہوتے ہیں، یہ Settled areaمیں آتے ہیں اور یہ پائلٹ پراجیکٹ ہے جس میں ایک جو Localityہو گی، وہ ہزارہ میں ہو گی اور ایک سوات سائڈ پر، اس کے علاوہ تقریباً کوئی پندرہ ایسے مختلف درے ہیں جہاں سے مائیگریشن ہوتی ہے Nomadsکی، ان کا یہ خیال ہے کہ ان شاءاللہ یو ایس ایڈ اور باقی جو ڈونرز ادارے ہیں، وہ ان کے ساتھ تعاون کرینگے۔ جہاں تک اس موجودہ کیس میں ہے، جیسا کہ سپیکر صاحب نے آپ کو ہدایت کی Compensation کے حوالے سے، اگر اس پر آپ کوئی کال اٹنشن نوٹس لے آئیں تو ان شاءاللہ فنانس اس کے حوالے سے Proper positionمیں ہو گا کہ وہ اس پر حکومتی پالیسی کے متعلق بات کر سکے اور جہاں تک۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جعفر شاہ صاحب!

وزیر قانون: پراجیکٹ کے متعلق سر بات ہوئی ہے، ہم سر، یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کال اٹنشن لے آئیں کیونکہ ان کو بھی پتہ ہے کہ جو پراجیکٹ کی پوسٹیں ہوتی ہیں، وہ ایک خاص ٹائم تک ہوتی ہیں اور جیسے ہی وہ ٹائم ختم ہو جاتا ہے تو وہ پوسٹیں جو ہیں، 30 جون کو ختم ہو گئی تھیں، تو ان کا آئیڈیا اچھا ہے لیکن ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے Behalf پر میں یہ بات کر سکتا ہوں کہ وہ فنانس کو بھیجیں گے For approval اور وہ Subject to the availability of fund اس کے متعلق کوئی بات کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: جناب جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو Coming budget کیلئے زیر غور لایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

268 _ جناب قیموس خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت (توسیع) میں نگران حکومت کے دوران اور موجودہ حکومت میں 05-06-2013 تک مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان آسامیوں کیلئے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور مروجہ قوانین اور ضوابط کا خیال رکھا گیا ہے، نیز مذکورہ بھرتیوں کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ نگران حکومت کے دوران اور موجودہ حکومت میں معذور افراد کیلئے مختص 2% کوٹہ پر بھرتیاں ہو چکی ہیں۔ آسامیوں کی تعداد واشتہار کی فوٹو کاپی اور بھرتی شدہ ملازمین کے مکمل کوائف ایوان میں پیش کئے گئے۔

(ب) اس 2% کوٹے کو حکومت کے مقرر کردہ مروجہ طریقہ کار اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے مورخہ 18-03-2010 کے تحت پر کیا گیا ہے۔ اس بابت جملہ کاغذات بشمول اشتہارات اور آرڈرز لف ہیں۔ ان بھرتیوں کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے، مورخہ 18-03-2010 اور سیکشن آفیسر

(ایڈمن) زراعت، لائیو سٹاک اور کوآپریٹیوز ڈیپارٹمنٹ کے لیٹر نمبر-SOG(AD)V-114/2011-12، مورخہ 24-01-2012 کے تحت کیا گیا ہے۔(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

274 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کوہاٹ میں فنوبہ بانڈہ ضمیر گل، چولکی فنوبہ گڑنگ گبٹ ڈیموں کے بنانے کا منصوبہ ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈیموں کی فزیبیلٹی کی موجودہ حیثیت بتائی جائے، نیز ان ڈیموں کیلئے سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی)}: (الف) جی ہاں۔ ضلع کوہاٹ میں فی الحال بانڈہ ضمیر گل ڈیم پر کام کا آغاز کیا جا چکا ہے جبکہ فنوبہ بانڈہ، چولکی فنوبہ اور گڑنگ گبٹ کی تفصیل جز(ب) میں تفصیلاً بیان کی جاتی ہے۔

(ب) (i) بانڈہ ضمیر گل ڈیم کنٹریکٹ M/S Sarwar & Co. Pvt Ltd Islamabad کو دیا گیا ہے اور مذکورہ کمپنی نے ابتدائی تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا ہے۔ نیز مذکورہ بالا ڈیم پی ایس ڈی پی سکیم Construction of 20 number small dams in Khyber Pakhtunkhwa کا حصہ ہے جس کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں 130.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ii) فنوبہ اور چولکی فنوبہ دونوں فنوبہ نالہ پر واقع ہیں جنکی Pre-feasibility اے ایس آر سروے انجینئرز کنسلٹنٹ کے ذریعے سال 2009 میں ہو چکی ہے۔ مزید یہ کہ مطالعے سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ دونوں جگہ پر پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش بہت محدود ہے اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر ڈیم کی تعمیر موزوں اور قابل عمل نہیں۔

(iii) گڑنگ گبٹ کے مقام پر کوئی Pre-feasibility نہیں کی گئی ہے اور نہ فی الحال زیر غور ہے، تاہم مستقبل کے فزیبیلٹی پروگراموں میں اسکو شامل کیا جا سکتا ہے۔

275 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گیس رائلٹی میں ضلع کوہاٹ کو حصہ دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ کو گیس رائلٹی میں کتنا فیصد حصہ دیا جاتا ہے، نیز 13-2012 میں مذکورہ ضلع کو گیس رائلٹی میں کتنی رقم ملی تھی اور وہ کہاں کہاں پر استعمال کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر (خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جناب، گیس رائلٹی میں ضلع کوہاٹ کا حصہ مجموعی حصہ کے %30.092 ہے۔

جناب، 13-2012 میں ضلع کوہاٹ کو گیس رائلٹی کی مد میں ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو 585.937 ملین رقم جاری کی گئی، تفصیل درج ذیل ہے:

Revival 2012-13= 21.252 Million
Share for 2012-13= 564.686 Million.

مذکورہ بالا رقم ڈپٹی کمشنر کوہاٹ اور متعلقہ ایم پی اے کی نگرانی میں DDC میں منظور شدہ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی جسکی تفصیل متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی یہ کچھ Applications آئی ہیں، چھٹی کیلئے۔ چھٹی کی Applications میں Put کروں اسمبلی میں۔۔۔۔

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! میں یہ چھٹی کی Application رکھتا ہوں، پھر آپ کو موقع دیتے ہیں، ٹھیک ہے جی۔

وزیر صنعت و حرفت: مجھے ایک منٹ دیدیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: دیتے ہیں آپ کو موقع، بالکل آپ کو موقع دیتے ہیں۔ چھٹی کی Applications ہیں: یہ محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 16-09-2013 تا 18-09-2013; جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب 16-09-2013; جناب وجیہہ الزمان خان صاحب 16-09-2013; جناب شکیل احمد خان، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر 16-09-2013; جناب شہرام خان، وزیر زراعت 16-09-2013;

جناب محمود احمد خان، ایم پی اے 16-09-2013 تا 17-09-2013؛ جناب عبدالستار خان صاحب، ایم پی اے 16-09-2013۔ ہاؤس کے سامنے ان کی چھٹی کیلئے، منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: اس طرح ہے جی، بخت بیدار صاحب بات کر لیں گے، اس کے بعد درانی صاحب بات کر لیں گے، پھر ایجنڈے پر چلیں گے اور میں آپ کو بھرپور موقع دونگا، جو جو کچھ کہنا چاہتا ہے، بسم اللہ کہہ دیں۔

وزیر صنعت و حرفت: جناب سپیکر صاحب، تاسو ته معلومه ده چې پرون په اپر دیر کښې یو ډیره غټه سانحه راغلې ده او زمونږ د سیکورټي فورسز اعلیٰ افسران چې په هغې کښې یو میجر جنرل دے، نور هم داسې افسران شهیدان شوی دی، زه هاؤس ته او تاسو ته دا درخواست کوم چې د هغوی د پاره دعا وکړئ۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب سے درخواست ہے کہ فاتحہ پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب جعفر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر جی، یہ عجیب بات ہے کہ۔۔۔۔۔

(آواز سنائی نہیں دے رہی)

(قہقہے)

جناب سپیکر: کال اٹنشن نوٹسز، اچھا درانی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں، جی جی۔ گنڈاپور صاحب! یہ بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد اگر۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: اعوذ باللہ،۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! اس دفعہ تو آپ کی وہ کی ہے، آپ نے جو بھی بات کرنی ہے، Kindly جو قواعد وضوابط ہیں، اس کے مطابق باقاعدہ وہ بھیجا کریں۔

رسمی کارروائی

جناب اعظم خان درانی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سپیکر صاحب، زه د یوې حلقې نمائنده یم، د PK-70 نو ما په وړومبی سپیچ کښې هم دا وئیلی وو چې هلته ما سره زیاتے شوے دے او د چیف منسٹر په ډائریکټیو باندې هلته دو کروړ 67 لاکھ

روپئ تلې دی او هغه زما په حلقه کښې هغه ټول یونین کونسل دے، -02-09
13او13-09-16باندې د هغې ټینډر دے۔ نو زه دا وایم چې که چرته ستاسو خپل ورکر ته پیسې ورکوئ چې دا زما نه هراؤ شوے دے، ملک عدنان، نو دا خو یو عجیبه غوندې سستم دے، دا خو ټول اپوزیشن ناست دے، نو دا زیاتے به د دې سره هم وی، نو دا سبا د حکومت د ممبرانو سره هم کیدے شی، نو زه دا وایم، ستا په نوټس کښې راولم چې دا کوم فنډ دے سپیکر صاحب، لږ توجه غواړم-----

جناب سپیکر: میں آپ سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر آپ اس پہ باقاعدہ ایک کال اٹنشن نوٹس دیدیں کیونکہ ابھی-----

(شور)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، دا سې ده چې دا مونږ د دې حکومت مینډیټ چې دے، د دې حکومت مینډیټ چې دے-----

(آواز سنائی نہیں دے رہی)

جناب سپیکر: هغوی خپله خبره خلاصه کړی جی، چې دوئ خپله خبره خلاصه کړی نو، د خبرې هغوی وضاحت وکړی کنه جی-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، تاسو مونږ ته دا وایئ چې کال اټنشن راوړئ یا تحریک التواء راوړه نو مونږ خو اسمبلی سیکرټریټ ته-----

(آواز سنائی نہیں دے رہی)

جناب سپیکر: یو منټ، Concerned Member چې خپله خبره وکړی، دې نه پس ته خبره وکړه، ښه کهلاؤ چې څه خبره کول غواړې او زه صرف دومره وایم چې لږ هغه دغه راشی نو Properجواب ملاؤ شی۔

جناب اعظم خان درانی: نه جی، Properخو نه تاسو رولنګ ورکړئ چې هغه پیسې بندې شی یا زما په صوابدید باندې استعمال شی ځکه چې زما په کونسلونو کښې د هغې ټینډر هم وشو او ډی ډی سی هم شوې ده په هغې باندې۔ سپیکر صاحب! یو مسئله خو دا ده، بله مسئله چې تحریک انصاف دا وائی چې مونږ همیشه د انصاف فیصلې کوؤ، زمونږ په یوه حلقه کښې NA-25 ټانک کښې

ضمنی الیکشن دے نو هلته چیف منسټر صاحب، علی امین صاحب، چیف سیکرټری صاحب، دا ټول ځی هیلی کاپټر استعمالوی، نو سرکاری مشینری استعمال شی نو هلته د الیکشن جلسې کوی، نو دا کوم انصاف دے؟ دا د الیکشن کمیشن د رولز Violation دے نو تاسو ته زمونږ خواست دے چې تاسو رولنګ ورکړئ چې هغه ممبر چې کوم د تحریک انصاف دے، هغه د نا اهل شی۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! اس کا جواب دیدیں جو Concerned اس نے ایشوز Raise کئے ہیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم الله الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ــــ بابک صاحب ډیرې وکړلې اوس به زه وکړم۔ (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډیر معذرت سره جی زه بابک صاحب ته دا وایم چې مفتی صاحب خو زمونږ د ټولو مشر دے کنه، د هغه زیات حق دے۔

مفتی سید جانان: زه جی د غې خبرې طرف ته ستاسو توجه راړول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، دا دوه ورځې مخکښې ما یو کتاب لیدلو، مصیب ابن واضح یو لوئے عالم، تابعی تیر شوے دے، هغه نه حسن بصری صاحب تپوس وکړلو چې دې امت کښې بګړاؤ څنګه راځی، دا خلقو کښې نافرمانئ څنګه راځی، دا خلقو کښې انتشار او فساد څنګه پهیلاویږی؟ هغه ورته اووئیل چې ما ډیر وخت سوچ کړے دے په دې خبره باندې خو ما ته د دې پینځه اسباب معلوم دی چې د دغه پینځه اسبابو راتلو نه بعد هغه معاشرې کښې بګړاؤ پهیلاویږی او هغه معاشره کښې فساد پهیلاویږی۔ هغې کښې اولنے شے دا دے چې کله حکمران خلق، ارباب اقتدار خلق، هغه خلق چې د چا لاس کښې د عوامو فیصلې دی، هغه خلق طرفداری شی، هغه خلق د خپلې رعایا خیال نه ساتی، هغه خلق داسې فیصلې کوی چې هغه د عوامو مفاد د پاره نه وی، ذاتی مفادو د پاره وی، بیا به په دغه معاشره کښې اولنے فساد پیدا کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښې ضمنی الیکشن وشو، څه وشو وشو، پرون زمونږ چیف منسټر صاحب، بلکه هغه سره ستاسو د پارټۍ مشران بلکه سرکاری مشینری، دا ټول خلق لاړ دی او هلته

سرکاری مشینرئ د یوې پارټئ د مفاداتو د پاره استعمال شوې ده جناب سپیکر صاحب، او باقاعده اعلانات کیږی، باقاعده د خپلې خوښې خلق راستولے کیږی، هلته کښې تعینات کیږی، نو زمونږ به تا ته دا گزارش وی، انصاف که وی بیا به دې ټولو د پاره وی، انصاف به هله کیږی چې اول به زه ذات نه شروع کوم بیا به ئے معاشرې باندې لاگو کوم او که زه دا وایم چې زه خو به ترې مبرا یم خو زما بل ورور د د حسن بصری او د امام ابو حنیفه صاحب د زمانې وی، دا انصاف به، بیا که مونږ څه نه وایو خو دا انصاف به بیا معاشره نه قبلوی۔ زمونږ دا گزارش دے چې دا کومه خبره شوې ده، د دې د چیف الیکشن کمیشن او تاسو پخپله باندې په دې ایکشن واخلئ، چې دا چا کړې وی د هغوی خلاف کارروائی وکړئ۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی Concerned وہ جو ہے، اس کو جواب دیدیں۔

وزیر قانون: سر، میں جواب دیتا ہوں۔ سر! اس میں جہاں تک آنریبل ممبر صاحبان کی طرف سے چیف منسٹر صاحب کی ذات کا تعلق ہے، میں سر، ان کی آگاہی کیلئے یہ بتاتا چلوں کہ کل کا جو خان صاحب کا جلسہ تھا، اس میں بھی چیف منسٹر صاحب نہیں تھے اور چیف منسٹر صاحب ڈی آئی خان کے دورے پر ہیں، الیکشن مہم کے سلسلے میں نہیں ہیں اور یہ بھی سر بتاتا چلوں کہ جس حلقے میں الیکشن ہو رہا ہے، چیف منسٹر صاحب اس حلقے میں بھی Enter نہیں ہوئے۔ باقی سر، وہ صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں، وہ کہیں بھی جا سکتے ہیں۔ اور جہاں تک سرکاری مشینری کا سر تعلق ہے تو میرے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کس حوالے سے، نہ پوسٹنگ ٹرانسفر ہوئی ہے، نہ کوئی ڈیویلپمنٹل فنڈز ریلیز ہوئے ہیں تو وہ کونسے ایسے ایشوز ہیں؟ جس پر اگر ممبر صاحبان ہمارے سامنے لے آئیں، کوئی اگر ان کے پاس ڈیٹیل ہے، تو یقیناً سر اس میں ہم Rectifying measure کرینگے۔ جہاں تک سر، کسی منسٹر کی ذات کا تعلق ہے تو وہ تو جب خود آئیں گے تو اس کے متعلق بہتر جواب دے سکیں گے، تاہم میں یہ بتاتا چلوں سر کہ جس حلقے NA-25 میں الیکشن ہو رہا ہے، اس میں میرا حلقہ پورا آتا ہے اور اس کے ساتھ نیئتی صاحب، محمود خان کا حلقہ آتا ہے، وہ آج یہاں پہ

موجود نہیں ہے، میں موجود ہوں، ہونا تو سر، یہ چاہیئے تھا کہ وہ بھی ہاؤس میں موجود ہوتے لیکن میں اگر اپوزیشن سے یہ پوچھوں کہ ٹریژری بنچز پر میں بیٹھا ہوں، میرے حلقے میں الیکشن ہے، میں موجود ہوں، دوسرے ہمارے ممبر صاحب جو ہیں، وہ کہاں پر ہیں؟ تو سر، اس میں گزارش میری یہ ہے کہ جو بھی اگر ہے ان شاءاللہ قانون اور آئین کے تحت ہے اور اس میں جہاں تک ہیلی کاپٹر کی بات ہے سر، چیف منسٹر صاحب اگر اس کو استعمال کرتے ہیں Security measure کیلئے، علاقوں کو دیکھ کے وہاں پر وہ ہیلی کاپٹر سے سوات بھی جاتے ہیں کیونکہ روڈ پر اگر وہ جائیں اور پانچ گھنٹے کا سفر کریں تو وہاں پر سیکورٹی مختلف جگہوں پر مہیا کرنا پڑے گی اور جو حکومت کے وسائل ہیلی کاپٹر کے خرچے سے پھر اس پر زیادہ آتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب ہیں، چیف ایگزیکٹیو ہیں، وہ ڈی آئی خان کے دورے پر ہیں۔

جناب سپیکر: یہ Basically درانی صاحب نے جو بات کی ہے بنوں کے حوالے سے، اس کا آپ نے جواب نہیں دیا۔

وزیر قانون: سر! فنڈز کے حوالے سے اگر یہ کوئی تفصیلات دیدیں، چونکہ ہمارے نوٹس میں نہیں ہے اگر کوئی ریلیز ز ہوئی ہیں اور جس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوئی ہیں، جس سیکٹر میں ہوئی ہیں، ان شاءاللہ ان کی بات کا ہم لحاظ رکھیں گے اور اس میں ہم کوشش کریں گے کہ انکی تسلی ہو جائے۔

جناب سپیکر: بلکہ میں یہاں سے بھی Concerned جو ہمارے ایم پی اے صاحب ہیں، درانی صاحب! یہ اس فلور پر ہم آپ کے ساتھ Commitment کرتے ہیں کہ اگر کوئی ایسی چیز ہے تو وہ دیدیں، ہم انشاءاللہ یہاں سے اس کو وہ کر لیں گے کیونکہ یہ پریویلج ہے ایم پی اے کا اور ہر حال میں یہ ایم پی اے کو ملنا چاہیئے۔ (تالیاں) چلو یہ سردار بابک صاحب پھر ناراض ہو جائیں گے کہ موقع نہیں ملا، تو منور صاحب! اس کو۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بابک صاحب ته بیا هم موقع ملاؤ شی خو زه دا وایم چې کوم تاسو نن دا ایکشن واخستو چې یره بهئ د ایم پی اے پریویلج او دغه قسم لکه مطلب دا دے چې یو Non elected ، الیکشن درانی صاحب گټلے دے او فنډ ملک عدنان ته ملاویږی نو دغه ټائپ تاسو نه مونږ دغه توقع ده چې کوم دا تاسو وفرمائیل۔ تهینک یو ، سر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب،جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ډیره زیاته شکریه، سپیکرصاحب۔ سپیکرصاحب! دلته خو د الیکشن په حواله باندې خبره کیږی، زه خو په هغې خبره نه کوم خو دې خپلو معزز مشرانو او ورونړو ته دا خبره کوم چې په کوم ملک کښې الیکشن کمیشن اوده وی نو زما یقین دا دے چې بیا حکومت ته شکایت کول خو دومره مناسبه خبره نه وی۔ سپیکرصاحب، ستاسو په نوټس کښې یوه خبره راوستل غواړم او هغه دا چې زمونږ د اطلاع مطابق او بیا د دې اسمبلئ د پراپرټئ په حواله باندې دلته Access to Information Bill چې کوم دے، هغه راروان دے-----

(قطع کلامی)

جناب سردار حسین: خیر دے سپیکر صاحب ماته متوجه دے------

جناب سپیکر: جناب،یہ مہربانی کریں تھوڑاڈیکورم کاخیال رکھیں۔

جناب سردار حسین: خیر دے، سپیکرصاحب! داسې وه----

جناب سپیکر: یہ وقفہ میں آپ مل لیں گے،ان شاءاللہ توجو جوکام ہیں،وقفہ میں کردیں گے۔

جناب سردار حسین: سپیکرصاحب! دلته که مونږ تحریک التواء راوړو، که مونږه توجه دلاؤ نوټس راوړو یا که مونږ یو کوئسچن راوړو او زه نن تاسو ته ثبوت درکوم، مثال درکوم چې ما دوه تحریکونه جمع کړی وو، یو د بهته خورئ، Target killing، اغواء برائے تاوان د لاء اینډ آرډر په حواله باندې، هغه ما ته واپس شول او وائی دا Admissible نه دی، هغه ایډمټ نه شو۔ دویم د سپیکر صاحب محترم د دوه عهدو، هغه ما ته واپس شو۔ دا نن زما په لاس کښې څلور سوالونه دی او دا Simple سوالونه دی او که زه دا بیا Readout کوم نو بیا به ما ته لاء منسټر صاحب پاڅی او بیا به ما ته د رولز کتاب راخلی خو زه ئے Read out کوم نه، د نګران حکومت په حواله باندې ما تپوس کړے وو چې څومره خلق بهرتی شوی وو او څومره ملازمان چې دی، هغه برطرف شول؟ دا سوال چې دے د Rule 39 او 41 په رڼا کښې ماته واپس شو۔ دریم سوال چې دے، ما دا تپوس کړے وو چې موجوده حکومت ته په کوم کوم مد کښې د کوم کوم ملک نه څومره

څومره امداد چې دے، دا راځی؟ دا سوال ما ته د Rule 26 په رڼا کښې واپس شو. ما بل سوال جمع کړے وو سپیکرصاحب! چې په مختلفو محکمو کښې حکومت ورکنګ ګروپونه چې دی، دا جوړ کړی دی، نو ما تپوس کړے وو چې د هغې د ارکانو تعداد څومره دے، د هغوی نومونه څه دی، د هغې پوره تفصیل مونږه ته راکړئ، هغوی ته به الاؤنس د کوم ځائې نه ملاویږی، هغوی ته ټی اے / ډی اے به څومره ملاویږی؟ سپیکرصاحب، دا سوال ما ته واپس شو. دا خبره زه د دې د پاره کوم چې دلته یو آنریبل ممبر په پوائنټ آف آرډر باندې پاڅی نو سپیکر صاحب! تاسو هغه ته وایئ چې سوال راوړه، نو چې سوال مونږه راوړو نو بیا خو به زما د اسمبلئ د سیکرټریټ نه او د سپیکرصاحب نه دا خواست وی چې مونږ له پوره بریفنګ راکړی چې Fullstop پکښې نشته، Comma پکښې نشته، د وزیرصاحب نوم غلط لیکلے شوے دے. سپیکرصاحب، دا اهمه خبره ده او که دا کوم اهم بزنس مونږ راوړو، د مفاد عامه په رڼا کښې، دا اهمه خبره ده سپیکر صاحب، زه خو دا ګڼم چې یو طرف ته تاسو دا خبره کوئ چې مونږ به د یو Layman ته انفارمیشن ورکوؤ او دا نن چې دلته ناست یو دا Elected خلق دے نو چې Elected خلقو ته داسې انفارمیشن نه ورکوئ نو زه څه وګڼم چې تاسو به Layman ته څه انفارمیشن ورکوئ او څنګه به ئے ورته ورکوئ؟ زه ډیر په بخښنې سره، ډیر په معذرت سره سپیکرصاحب! دا خواست کوم چې دا سوالونه ما یو میاشت مخکښې جمع کړی وو، زه په دې انتظار ووم چې دا د اسمبلئ اجلاس به راځی او دا سوالونه به دلته د اسمبلئ بزنس کښې شاملیږی، په دې باندې به مونږه ډسکشن کوؤ، د علاقې مسئلې چې دی، هغه به د حکومت په وړاندې کیږدو. زما به دې سره دا تجویز وی، دا به زما خواست وی چې په څه ټائم کښې مونږ سوال جمع کوؤ یا تحریک جمع کوؤ یا نوټس جمع کوؤ، پکار دا دے چې په هغې وخت کښې د اسمبلئ سټاف ئے ګوری او چې کوم کمے وی پکښې چې هغه مونږ ته وائی چې دا کمے برابر کړه، زما یقین دے خو زه دا نه ګڼم سپیکرصاحب! دې ته خو زه بدنیتی وایم چې دا غواړی نو دا خو ارادتاً دا کار کیږی چې د دې اسمبلئ فلور ته دا بزنس چې دے دا د ډسکس کولو د پاره چې دا نه راځی نو که دا نه راځی نو بیا بیا مونږ پاڅو او د دې نه به یو هلړبازی هم

جوړیږی، د دې نه به یو تکرار هم جوړیږی۔ زما ډیر مؤدبانه دا ریکویسټ سپیکرصاحب! تاسو ته دے چې تاسو په دیکښې ډیر د فراخدلئ نه کار اخلئ۔ زمونږ نن د دې وطن بهته خوری چې ده، دا څومره اهمه مسئله ده، که زه نن دا تپوس وکړم، که زه نن دا تپوس وکړم چې په دې اسمبلئ کښې نن دا اجازت هم نشته چې په بهته خورئ باندې د خبره وشی، نن Target killing څومره اهم دے، نن اغواء برائے تاوان، نن تاسو اخبار وګورئ چې پرون د دې حیات آباد نه یو ډاکټر وچت شوے دے، که مونږ د دې هاؤس یو عام ممبر ته دا اختیار هم نشته چې دے اغواء برائے تاوان باندې دلته کښې ډسکشن وکړی نو بیا سپیکرصاحب، ستاسو نه به مونږه ګائیډنس اخلو چې دلته زمونږ دا راتګ، دا د کروړونو روپو دا اخراجات، دا دومره وخت، دا د څه مقصد د پاره دے؟ مهربانی، سپیکرصاحب۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر! بابک صاحب ہمارے سینیئر بھی ہیں اور ماشاءاللہ گزشتہ دور حکومت میں منسٹر بھی تھے، سر، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جب ایک آنریبل ممبر کھڑا ہو کے یہ کہتا ہے کہ آپ اس کو کہتے ہیں کہ رولز کے مطابق اسمبلی کو چلائیں اور وہ آپ سے یہ کوئسچن کرتے ہیں کہ رولز ہی کو کوئسچن کرتے ہیں۔ سر، اس میں ہمارا جو Oath ہے بطور ممبر صوبائی اسمبلی، جو مجھ سمیت ہم سب پہ لاگو ہے، وہ سر! میں Read out کرتا ہوں: That, as a member of Provincial Assembly, I will perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully, in accordance with the Constitution، پہلی چیز یہ ہے کہ آئین کے مطابق، Of the Islamic Republic of Pakistan, the law، جو کہ قوانین بنے ہیں And the rules of business، مطلب ہے سر، تین دائروں کے اندر ہم Oath اٹھاتے ہیں کہ اس کے اندر ہم کام کریں گے، آئین، قانون اور رولز آف دی اسمبلی۔ ابھی سر، اگر ایک ممبر صاحب یہی کوئسچن کرتے ہیں کہ آپ رولز کا حوالہ دیتے ہیں، تو جب آئین کے تحت میں حلف اٹھاتا ہوں اور میں پھر اس حلف کی بھی نفی کرنے کی اس طریقے سے جسارت کروں، یا تو یہ ہے سر کہ آپ کی Discretionary powers کے تحت آپ مجھے Allow کریں، وہ تو آپ کا Discretion ہے، آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ وہ Rules at

time relax بھی کرتے ہیں لیکن اگر میں یہ آپ پر قدغن لگاؤں کہ جی رولز کا آپ حوالہ ہی نہ دیں تو یہ سر مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرا سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ جو Admissibility of questions ہے، وہ اگر سر میں Quote کروں، Admissibility of questions, Rule 41 اور اس پر تقریباً کوئی مل ملا کے سترہ ایسی Conditions انہوں نے لگائی ہیں کہ اس کے تحت آپ نے ان کو کلیئر کرنا ہوگا، وہی رولز جو ہونگے، ایڈمٹ ہونگے اور سر، پھر 42 جو ہے، اس میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر آپ کی اسمبلی کے متعلق کسی کو خدشات پائے جائیں کیونکہ سر آپ کسٹوڈین ہیں، یہ جو آپ کا Support staff ہے، اس کی حیثیت ایک Institution کی ہے اور اگر اس ادارے کو ہی میں کوئسچن کروں کہ اس ادارے کے اندر بدنیتی پائی جاتی ہے اور یہ ہمارے سوالات جان بوجھ کر آگے نہیں بھیجتا، پھر سر تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پھر انصاف کون کرے گا؟ پھر تو سر، یہ ہے کہ میں اس ادارے کی Basis بطور ممبر میں خود اس کو ہی کوئسچن کر رہا ہوں کہ نہیں یہاں پر جو سٹاف بیٹھا ہوا ہے اور وہ سٹاف تو سر By virtue of rules خود بات بھی نہیں کر سکتا، جو بات ہو وہ آپ کو Communicate کرے گا اور اسی وجہ سے یہ Rule 42 بھی ہے کہ اگر کسی کو ابہام کی صورت میں اور اسی وجہ سے سر، یہ روایت رہی ہے کہ اگر آپ دیکھیں، ہم نے پچھلے پانچ سال اس اسمبلی میں گزارے، جب بھی کوئی ایشو آتا تھا اسمبلی سیکرٹریٹ کا، کٹ موشنز جو ہیں سر، آپ دیکھ لیں جوڈیشری پر بھی لگتی ہیں لیکن آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ پر نہیں لگتیں، وہ اس وجہ سے کہ یہ ادارہ کہ جس میں ہم کام کرتے ہیں، اگر ہم اس کی ہی نفی کرنا شروع کر دیں تو پھر سر ہم یہ باقی ڈیپارٹمنٹس پر اعتراض کس حیثیت سے کرتے ہیں؟ تو میری سر یہ گزارش ہوگی کہ اگر آنریبل ممبر صاحب کو کوئی ایسی مشکلات درپیش ہیں اور اسمبلی سیکرٹریٹ نے انکے کوئی سوالات کو واپس کیا ہے، اس کا دوبارہ جائزہ بھی لیا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک سر قانون کی، آئین کی اور رولز کی پامالی ہے، میں سمجھتا ہوں سر، اس کا ہم سب کو خیال رکھنا چاہیئے اور میری یہ گزارش ہوگی کہ سر اگر کوئی ابہام ہے تو وہ آپ سے Privately اس کے متعلق Communicate کریں۔

جناب سپیکر: بالکل، میں بلکہ سردار حسین بابک صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ آپ مجھ سے اگر چیمبر میں ملیں (مداخلت) نہیں آپ ویسے بات کر لیں میں صرف وضاحت کرنا چاہتا ہوں

کہ اگر آپ کا کوئی ایشو ایسا ہے تو آپ بے شک میرے ساتھ چیمبر میں ملیں اور جو ایشو ہے، ہم ڈسکس کر لیں گے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب کو I appreciate him in the sense کہ میں نے بات اسی Sense میں نہیں کی کہ خدانخواستہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایسی کوئی بات ہے اور وہ بات ادھر لے گئے، میں نے آپ سے ریکویسٹ کی ہے اور دوبارہ آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ جو مجھے کوئسچنز واپس ہوئے ہیں، میں آپ کو Written form میں دیدونگا، میں آپ سے مخاطب ہوں، میں اسمبلی سٹاف سے مخاطب نہیں ہوں۔ اسرار گنڈاپور صاحب کا اگر یہ خیال ہو کہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، یہ میں نے ریکویسٹ کی ہے، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں سر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: یہ میں آپ کو دیدونگا، آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا سر کہ یہ کس لئے واپس ہو گئے ہیں؟

تحاریک التواء

جناب سپیکر: Okay۔ اچھا ابھی ہم آئٹم نمبر 6 پر جاتے ہیں، یہ 'ایڈجرنمنٹ موشنز' :

Mr. Gohar Ali Shah Bacha, MPA, to please move his adjournment motion No. 22, in the House.

جناب گوہر علی شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی نوعیت کے اس فوری طور پر حل طلب مسئلے پر غور وخوض کیا جائے اور وہ یہ کہ گزشتہ حکومت نے غیر قانونی موبائیل فون سموں پر پابندی لگائی تھی لیکن گزشتہ تین ماہ سے مذکورہ پابندی پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ابھی یہ سم بغیر کسی رجسٹریشن وغیرہ کے کھلے عام حتیٰ کہ گاؤں کی کریانہ دکانوں میں بھی فروخت ہوتے ہیں۔ سموں کی اس بھرمار سے دہشتگردی اور دیگر جرائم کو تقویت ملتی ہے، لہذا حکومت فوری طور پر مذکورہ غیر قانونی موبائیل فون سموں کے خلاف اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر! د ګیلې په شکل به زه یو خبره وکړم چې دلته په دې ایوان کښې څومره ممبران هم ناست دی، دا د خپلو خپلو حلقو د عوامو نمائندګان دی او دوئ چې دلته راځی نو د خپلې حلقې کړمې، د خپلې حلقې د عوامو غوښتنو د

پاره دلته راځی او ماشاءالله تاسو اجلاس هم دوه دوه نیمې میاشتې پس راغواړئ نو دلته چې ممبران راشی او چې پاڅی نو هغوی ته موقع نه ملاویږی، نو تاسو ته سپیکر صاحب! چې اپیل وشی نو تاسو په هغه اپیل باندې دغه کوئ او ممبرانو له ټائم ورکوئ۔ آئنده طور دغسې که زه بیا پاڅیدم، اپیل مو وکړو او ما ته موقع ملاؤ نه شوه نو زه به په ذاتی طور د دې ایوان نه بائیکاټ کوم، تاسو دا ذهن کښې وساتئ سپیکر صاحب! خیال کوه۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: د قواعدو مطابق به هر چا ته موقع ملاویږی، هیڅوک زما د پاره داسې نشته، زما د پاره ټول هاؤس چې دے نو هغه Respectable دے، آنریبل دےاو زما د پاره پکښې دا هیڅ قسم دغه نشته خو د قواعد و ضوابط مطابق به چلوؤ ان شاءالله تعالیٰ او ما کوشش کړے دے چې هر ممبر چې دے هغه مطمئن پاتې شی۔ گنډاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر! آنریبل ممبر صاحب جو ہمارے نوٹس میں یہ بات لائے ہیں، یہ حقیقت ہے سر کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لیکن سر، اس میں پراونشل گورنمنٹ کی اپنی کچھ مشکلات ہیں۔ یہ سم جو ہیں، اس کو سر بند کرنا جو ہے، پی ٹی اے کے ذریعے ہوسکتا ہے، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اور وہ سر، فیڈرل گورنمنٹ کا Domain ہے۔ انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن جو جمع کرائی تھی سر، اس کے جواب میں صوبائی حکومت کو ایک رپورٹ آئی ہے مختلف اضلاع سے اور اس میں سر پشاور کی حد تک سٹی ایریا میں Reportedly ایسے کیسسز ہیں اور ان افراد کے نام بھی ہیں کہ جہاں پر غیر قانونی سم کے متعلق بعض افراد اس میں Involve تھے لیکن سر اس کے علاوہ باقی اضلاع میں جو رپورٹ ہے، وہاں پر کوئی Specific جگہ نہیں ہے جہاں پر غیر قانونی سمیں جو ہیں، وہ فروخت ہوں۔ تو میری سر، ممبر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، تاہم اگر وہ مناسب سمجھیں، Already فیڈرل گورنمنٹ اس پر کام کر بھی رہی ہے اور وہ اگر مناسب سمجھیں، اس کو ہم پھر ریزولیوشن کے ذریعے فیڈرل گورنمنٹ کو اپنی سفارشات بھیجیں گے اور وہ اس کے متعلق پی ٹی اے کو ہدایات جاری کر سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his adjournment motion No. 25, in the House.

جناب مظفر سید: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ایف ای ایف (فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن) ڈگری کالجز میں طلباء اور طالبات سے بھاری فیسیں وصول کرنے کے باوجود ان کا ریزلٹ مایوس کن ہے، یہ انکے اساتذہ کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ اس کے باوجود ان کالجز میں ہفتہ میں دو دن چھٹیاں کی جاتی ہیں جبکہ صوبے کے دیگر تعلیمی اداروں میں صرف اتوار کے دن چھٹی کی جاتی ہے، صوبائی حکومت اس پر فوری نوٹس لے۔ تعلیمی معیار کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کالجز کو دیگر تعلیمی اداروں کی طرح ہفتہ میں ایک دن چھٹی کا پابند بنایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، هسې هم زمونږ د صوبې مالي حالت، غریبان دی خلق، په تعلیمی ادارو باندې یو ډیر لوئے رش دے او پرائیویټ سیکټر کښې هم خلق فیسونه نشی برداشت کولے۔ فرنټیئر ایجوکیشن فاؤنډیشن زیراهتمام چې کومې ادارې کار کوی، هغوی بعضې فیسونه هم اخلی اود هغې باوجود د هغې ریزلټ هغه نه راځی چې کوم مطلوبه معیار د هغې ریزلټ پکار دے او دویمه اهمه خبره دا ده چې په ټوله صوبه کښې یو قانون دے چې د اتوار په ورځ چهټی ده او دوئ پکښې دوه ورځې چهټی کوی، زما به په دیکښې درخواست وی او ریکویسټ به مې دا وی چې هغوی د ډائریکټ کړے شی چې د هغوی چهټی دهم یوائې یو د اتوار په ورځ وی چې د ماشومانو قیمتی وخت هغه ضائع نشی، کورس په وخت باندې ختم شی او هغه مطلوبه معیار چې کوم په دې سسټم کښې پکار دے چې هغې ته د ماشومانو هغه معیار راشی چې دا چهټی د یوه کړی، کم ازکم چهټی یوه کړی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مشتاق غنی صاحب! یہ آپ کے اس میں آتا ہے۔ مشتاق غنی صاحب! ہائر ایجوکیشن۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جیسے آنریبل ممبر مظفر سید صاحب نے ایڈجرنمنٹ موشن میں کہا ہے کہ ہفتہ میں دو چھٹیاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے درست کہا کہ ایف ای ایف کے کالجز میں اسی طرح دو چھٹیوں کا رواج تھا جو ہم نے آتے ہی ان کو Instruct کیا اور ابھی جو تعلیمی سال شروع ہوا ہے، فرسٹ ستمبر سے ہم نے دو چھٹیاں ختم کر دی ہیں اور

اب صرف Sunday کی چھٹی ہو گی، Saturday کی چھٹی ہم نے Already 1st September سے ختم کر دی ہے اس ادارے کے اندر۔ دوسری بات، انہوں نے ریزلٹ کے معاملات پہ بات کی ہے، In fact یہ جو ادارہ ہے، اس کا یہ مینڈیٹ ہی نہیں تھا کہ وہ کالجز Open کرے ان کو Run کرے، ایف ای ایف بنا تھا پرائیویٹ ایجوکیشن کو Promote کرنے کیلئے اور جو تعلیمی ادارے پرائیویٹ سیکٹر میں Rented houses میں تھے، ان کو فنڈنگ کی جائے اور وہ اپنی بلڈنگز بنا سکیں لیکن Past میں، ماضی میں جہاں اور خرابیاں مختلف اداروں میں کی گئیں، اس ادارے نے بھی اپنے مینڈیٹ سے ہٹ کر پندرہ سولہ کے قریب کالجز صوبے کے مختلف حصوں میں گرلز کیلئے کھول دیئے جس سے بعد میں مشکلات پیدا ہوتی رہیں اور اپنی مرضی سے یہ وہ چیزیں کرتے رہے لیکن ابھی ہم نے ان کے اوپر نگاہ رکھ لی ہے اور باقی ریزلٹ کا جہاں تک تعلق ہے، گورنمنٹ سیکٹر میں جیسے ریزلٹس آرہے ہیں، سارا ہاؤس جانتا ہے اور آپ بھی جانتے ہیں، ہماری یہ بھرپور کوشش ہے لیکن Comparatively اگر میں دیکھوں تو ایف ای ایف کے ریزلٹس اتنے برے بھی نہیں لیکن ہماری یہ بھرپور کوشش ہے کہ تمام کالجز جتنے بھی ہیں، خواہ گورنمنٹ کالجز ہیں یا ایف ای ایف سے منسلک کالجز ہیں، ہم نے Clear instructions دیدی ہیں کہ آئندہ پروموشن جو ہے، Performance based promotion ہو گی اور جو پرنسپل اپنے کالج کا ریزلٹ نہیں دے سکے گا، وہ اپنی جگہ کہیں اور تلاش کرلے۔ ہم ان کالجز کو کسی بھی اچھے پرائیویٹ کالج کے مقابلے میں لانے کیلئے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں اور میری ایوان سے بھی یہ گزارش ہے کہ یہ اپنے کالجز کو دیکھا کریں، وزٹ کیا کریں، جو بھی پرابلمز ان کو نظر آتے ہیں، ہمارے نوٹس میں لائے، ان شاءاللہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم وہ تمام خرابیاں جو کالجز کے اندر ہیں، ان شاءاللہ ان کو ہم دور کرنے کی، حکومت کی یہی پالیسی ہے اور یہی ہماری بھرپور کوشش رہے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب! یہ ایف ای ایف میں آپ چیک کروائیں کہ اگر آپ نے نوٹیفیکشن کیا ہے تو ابھی بھی کچھ مجھے انفارمیشن ہے کہ دو دن کی چھٹیاں ہو رہی ہیں، تو آپ اس کو تھوڑا چیک کرلیں، پلیز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> ‘Call Attention Notices’: Madam Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 47, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں مائیک حاصل کرنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کال اٹنشن سے پہلے ایک دوسری بات کرنا چاہونگی۔ جناب سپیکر، ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی قوم کی ترقی کا راز اس کی صحت اور تعلیم کے محکموں سے Attach ہے۔ جناب سپیکر، یہ دونوں فیلڈز پر اگر اچھا کام نہ کریں تو ترقی ناممکن ہوتی ہے جناب سپیکر، اور میرا خیال ہے کہ تحریک انصاف کے ایجنڈے پر بھی یہ دونوں چیزیں Priority میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود جب بھی ہم آتے ہیں تو ایک گیٹ پر لیکچرز دھرنا دیتے ہیں تو دوسرے گیٹ پر ڈاکٹرز دھرنا دے رہے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کیوں؟ جناب سپیکر، اس سے پہلے ایک سال، تقریباً دو سال پہلے جناب سپیکر، ایڈہاک پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی تھیں اور جس پر ایک سال کی پوری Exercise کے بعد اس پر ڈاکٹر، سر میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنے کال اٹنشن پر آجاؤ جو آپ نے بھیجا۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں اس پر آؤنگی، پھر آپ مجھے مائیک نہیں دینگے دوبارہ۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ کا کوسچن آیا ہے اسمبلی میں، آپ اس پر آجائیں، وہ اپنا کوسچن کر لیں۔

Ms. Uzma Khan: Sir, let me, let me explain Sir; please, Sir.

اس کے بعد آپ مجھے ٹائم نہیں دینگے۔

جناب سپیکر: میں وہ کر لوں گا، آپ کا جو کوسچن ہے، اس کے اوپر آجائیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: اچھا جی۔ سر، پھر آپ مجھے بعد میں مائیک دینگے۔ جناب سپیکر، یہ کال اٹنشن میں نے 01-08-2013 کو جمع کرایا تھا اور تقریباً One and a half month ہو گیا ہے، I am very thankful to honourable Minister Sahib کہ انہوں نے بڑی Urgent basis پہ یہ مسئلہ Solve کیا، I withdraw my call attention۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 48, in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اے ڈی پی سال 14-2013 میں لنگڑہ ایوب پل حویلیاں سے ایبٹ آباد دھمتوڑ بائی پاس روڈ کی منظوری دی گئی تھی لیکن بجٹ کی منظوری کے بعد یہ روڈ، سیکرٹری نہیں جناب، یہ وزیر مواصلات و تعمیرات اور حکومت نے اے ڈی پی سے نکلوا دیا جس کی وجہ سے ضلع ایبٹ آباد بالخصوص

اور ہزارہ ڈویژن میں بالعموم سخت بے چینی پائی جاتی ہے، جو اہل ہزارہ کے ساتھ سخت زیادتی اور ظلم بھی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ جس دن وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ پیش کیا تھا تو ہمیں یہ بک دی گئی تھی، Proposed اسی کتاب میں جو سکیمیں تھیں، ان ہی کی منظوری اس ہاؤس نے دی تھی جس سے اے ڈی پی نمبر 330 میں یہ روڈ ایوب پل تا دھمتوڑ 22 کلومیٹر روڈ Propose ہوا تھا اور اس کیلئے گورنمنٹ نے پیسے رکھے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر ابھی، یہ آپ کو بھی عموماً ایبٹ آباد جانا پڑتا ہے، اور بھی اس ہاؤس کے بہت سے لوگوں کا ایبٹ آباد آنا جانا ہوتا ہے، تو جو روڈ ابھی جس کے اوپر ٹریفک ہماری چل رہی ہے، بہت پرانا روڈ ہے، اتنا رش ہے کہ حویلیاں سے ایبٹ آباد جاتے ہوئے آدھا، پونے گھنٹہ اور گھنٹہ کبھی کبھی لگتا ہے اور ٹریفک کے حوالے سے بھی یہ روڈ اب انتہائی ضروری ہے، آئے روز وہاں پر ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں اور سخت مشکلات ہیں لوگوں کو آنے جانے میں اور حویلیاں سے ایبٹ آباد، ہمارے تمام جو ہسپتالیں ہیں، وہ بھی ایبٹ آباد میں ہیں، بڑے ہسپتالیں، تو اس حوالے سے بھی یہ بائی پاس روڈ بہت ضروری تھا اور میں حیران ہوں جناب سپیکر صاحب، عمران خان صاحب قائد تحریک نے کیا اس Change کا نعرہ لگایا تھا کہ ہم روڈ Change کرینگے، ہم سکیمیں Change کرینگے؟ میں جناب سپیکر صاحب، چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتا ہوں، میں اپنے ساتھی بھائیوں سے الیکٹرانک میڈیا اور پریس میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ جو ناانصافی ضلع ایبٹ آباد کے ساتھ کی گئی ہے، اس کا ازالہ کریں، میں عمران خان صاحب سے درخواست کرتا ہوں جناب، اس پر آپ ایکشن لیں کہ یہ ایبٹ آباد کے ساتھ کیوں زیادتی کی گئی ہے؟ بائی پاس روڈ جو اس کیلئے رکھا گیا تھا، یہ ایبٹ آباد کی شہ رگ ہے جناب سپیکر صاحب، میرا تعلق اگر پی ایم ایل (این) سے ہے تو میرے حلقے سے یہ روڈ گزر کر جاتا ہے، اس کا سارا فائدہ سردار محمد ادریس صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تحریک انصاف کے ٹکٹ کے اوپر جیتے ہیں، گلیات کیلئے یہ انتہائی اہم ہے۔ پھر مشتاق غنی صاحب کا روڈ ہے، یہ ایبٹ آباد میں مشتاق غنی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے حلقے کا روڈ ہے اور تحریک انصاف نے ممبر قومی اسمبلی کی ایک سیٹ ایبٹ آباد سے اس الیکشن میں جیتی ہے، ایک صوبائی اسمبلی کی جیتی ہے اور یہ دو لوگ آزاد جیت کر تحریک انصاف میں شامل ہوئے ہیں، تو

میرے خیال کے مطابق یہ ان کا بھی شاید غلط فیصلہ تھا جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں گزارش کروں گا وزیر اعلیٰ صاحب سے، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں انصاف دلایا جائے، یہ جو روڈ ہے، ایبٹ آباد کیلئے انتہائی ضروری روڈ تھا، پورے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں کس سے گلہ کروں جناب سپیکر صاحب؟ یوسف ایوب خان صاحب کا تعلق ہزارہ سے ہے، اگر کوئی صوابی، چترال اور پشاور کا آدمی یہ روڈ کاٹ دیتا تو میں ان سے گلہ کرتا، میں کس طرح، کس سے میں گلہ کروں؟ اور جناب سپیکر صاحب، اگر یہ روڈ یوسف ایوب خان صاحب نے بحال نہ کیا، وزیر اعلیٰ صاحب نے بحال نہ کیا تو میں سخت احتجاج کروں گا، میں روڈ بلاک کروں گا، میں ہائی کورٹ میں جاؤں گا اور اس کے علاوہ پھر بھی میری نہ مانی گئی تو میں سردار ادریس صاحب اور مشتاق احمد غنی صاحب کو فوارہ چوک میں کھڑا کرکے ان کے اوپر پیٹرول چھڑکا کر آگ لگادوں گا (تالیاں) اگر میرا یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت بڑا ظلم ہے، ایبٹ آباد کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے اور اسمیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، میرا اصل میں یہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ مشتاق غنی صاحب آپ کی سپورٹ کرنا چاہتے ہیں، اس کی طرف۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> یہ کوئی ضروری نہیں ہے جی، کال اٹنشن سپیکر صاحب! میرا ہے، جب میں اپنی بات ختم کرلوں تو مشتاق غنی صاحب بھی ان شاءاللہ میری سپورٹ کرینگے، سردار ادریس صاحب بھی میری سپورٹ کرینگے، اسی لئے یہ لفظ میں نے استعمال کیا ہے، ان کو جگانے کیلئے استعمال کیا ہے تاکہ یہ جاگ جائیں، لودھی صاحب تو ہمارے بزرگ ہیں، شاید ان کی شان میں میں گستاخی نہیں کرسکتا تھا، مجھ سے عمر میں بھی سینیئر ہیں، میں ان دونوں سے عمر میں بالکل، میں اگر سینیئر نہیں بھی ہوں تو میری داڑھی کے بال سفید ہیں، ان کی داڑھی ابھی تک کالی ہے، میں ان کیلئے، یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں، میں ان کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔ بہر حال میرے کہنے کا مقصد سپیکر صاحب! یہ ہے کہ بالکل یہ اگر میری ذات سے اس روڈ کا تعلق ہوتا، میرے حلقے کو فائدہ ہوتا تو شاید یہ بات میں یہاں پر نہ کرتا، یہ پورے ضلع کا مسئلہ ہے جناب سپیکر صاحب، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شاہراہ ریشم ہے اور پورے ڈویژن کا مسئلہ ہے، تو میں گزارش کروں گا

جناب منسٹر صاحب سے کہ آپ اپنا حق ادا کریں، ہزارہ کیلئے حق ادا کریں، یہ جب تحریک ہزارہ شروع تھی تو آپ ہزارہ کے حقوق کی بات کرتے تھے، میں چاہونگا کہ آج اسمبلی میں بھی آپ ہزارہ کے حقوق کی بات کریں اور اس کے حقوق کو تحفظ دیں، یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔ بڑی مہربانی جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب والا! میں، ہمارے دوست نے جیسے بات کی ہے کہ یہ سکیم واقعی اے ڈی پی میں تھی اور بعد میں فنانس میں Financial constraint کی وجہ سے اس کو نکال دیا تھا لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی بڑی مہربانی، وہ ایبٹ آباد میں تشریف لائے، میں، سردار ادریس صاحب تھے، قلندر لودھی صاحب تھے، ڈاکٹر اظہر تھے، ہم نے ان سے ریکویسٹ کرکے اس روڈ کو بحال کروالیا ہے، ایگزیکٹیو آرڈرز جاری ہو چکے ہیں، میرے پاس موجود ہے اور اورنگزیب نلوٹھا صاحب کو ہمیں جلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اس لئے کہ اس روڈ کے اوپر ایگزیکٹیو آرڈر Already issued ہے اور اس کی ابھی فزیبلٹی رپورٹ وغیرہ جو ہے، اس کے مراحل میں ہے۔ یہ جواب تو منسٹر صاحب دینگے، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں، انہوں نے دو باتیں کیں کہ ہمارا شاید غلط فیصلہ تھا، تحریک انصاف کو Join کرنے کا ہمارا ایک ہزار فیصد درست فیصلہ تھا کہ ہم ایک Change کیلئے آئے ہیں اور Change کی پارٹی میں شریک ہوئے ہیں (تالیاں) اور کوئی چیز اگر کہیں غلط ہو بھی جائے تو اللہ کا شکر ہے کہ ہماری بات سنی جاتی ہے اور اس کو درست کر لیا جاتا ہے اور جو دوسری بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا سب سے اہم روڈ جو تھا، وہ تھا ایکسپریس وے، جس کیلئے لینڈ بھی صوبائی گورنمنٹ نے Acquire کر لی تھی اور میں اورنگزیب نلوٹھا صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ روڈ تو ہم نے بحال کر لیا ہے، وہ انہوں نے ECNEC میں، دو دن پہلے اخبارات میں آچکا ہے کہ پی ایم ایل (این) کی حکومت نے اس کو Disapprove کر دیا ہے، Drop کر دیا ہے (تالیاں) تو اس روڈ کو بحال کریں۔ ایبٹ آباد کا Main Bypass ہے جو مانسہرہ اور ناردرن ایریا کی ٹریفک کو وہ Carry کرے گا اور اس روڈ کے بغیر ہمارا بالکل گزارہ نہیں ہے، ہم بھی آپ کا ساتھ دینگے، یعنی آپ ریزولیوشن لائیں، ہم بھی دستخط کرتے ہیں تاکہ یہ روڈ جو ہے، یہ اب چائنا کے ساتھ بزنس کی بات ہو رہی ہے، Corridor کی بات ہوئی ہے اور یہ اتنا

Important road، جو حسن ابدال سے مانسہرہ اور آگے یہ جانا تھا، ایکسپریس وے، یہ Drop ہو گیا ہے، اس کو آپ واپس لائیں، ہم ان شاءاللہ ایبٹ آباد کا جو روڈ پراونشل اے ڈی پی کا، ان شاءاللہ واپس نہیں جانے دینگے۔

جناب سپیکر: جناب یوسف ایوب صاحب، یوسف ایوب صاحب۔

سردار ادریس: جناب سپیکر! میں ایک بات کرتا ہوں، جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس صرف اس کے بعد وقفہ کرتے ہیں نماز کیلئے، یوسف ایوب صاحب جواب دیتے ہیں۔ یوسف ایوب صاحب۔

جناب یوسف ایوب (وزیر مواصلات): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سردار اورنگزیب صاحب نے اپنی سپیچ شروع کرتے ہی کہا کہ جی یوسف ایوب اور سیکرٹری نے یہ روڈ کاٹ دیا ہے، میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہ بالکل ان کی غلط Statement ہے، On the floor of the House۔ بڑی معذرت کے ساتھ Out of context, on the floor of the House بات نہیں کرنی چاہیئے جب تک کوئی Confirmed information نہ ہو، آپ محسوس نہ کریں لیکن۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ جی اس اے ڈی پی کی کتاب میں لکھا ہے تو پھر کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات: مجھے بات کرنے دیں، مجھے بات کرنے دیں اور یہ ریکارڈ کیلئے میں یہ چیز بتانا چاہتا ہوں، اپنے جتنے ہمارے اپوزیشن کے ممبرز بھی ہیں کہ یہ سکیم To start with, to start with یہ نہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے Propose کی تھی، نہ کسی Elected Member نے Propose کی تھی، نہ کسی ایم این اے نے کی ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کی ایک اپنی سوچ تھی اور Defense purposes کیلئے بھی اس روڈ کو دیکھا جا رہا تھا کہ یہ ایوب برج اگر خدا نخواستہ کسی War کے دوران Destroy ہو جائے یا Communication link ہو جائے تو ایک Alternative route ہونا چاہیئے، Defense route، لہذا یہ ادھر کہنا کہ جی یہ میں نے روڈ کرایا تھا اور فلاں نے کینسل کر دیا، یہ ایک غلط Impression اس ہاؤس کو نہ دی جائے۔ جیسے مشتاق غنی صاحب نے کہا ہے کہ Financial constrains کی وجہ سے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے یہ سکیم Drop کی لیکن اس کی اہمیت جانتے ہوئے یہ

ہمارے ساتھی ایبٹ آباد کے، سردار ادریس صاحب، مشتاق غنی صاحب، لودھی صاحب جب چیف منسٹر سے ملے ایبٹ آباد میں، انہوں نے یہ پرابلم بتایا تو جو سدرن بائی پاس تھا، وہ Already ہم نے اے ڈی پی نمبر 355 میں ڈال دیا ہے جس کے ان کو ڈائریکشنز دیدیئے کہ اس کا PC-II بنایا جائے، فیزیبیلٹی بنائی جائے، ڈیزائن کیا جائے اور اس کی Cost نکالی جائے کیونکہ یہ ساری جگہ جو ہے، حکومت کا روڈ نہیں ہوگا، ہم نے Land acquisition بھی کرنی ہے لیکن ہم تو سوچ رہے تھے کہ سدرن بائی پاس بنائیں، یہ گلیات اور جو Tourist جاتے ہیں گلیات کی طرف، ایبٹ آباد سٹی کو بائی پاس کرکے اور اوپر چلے جائیں لیکن ہماری بدقسمتی کہ دو دن پہلے جیسے مشتاق صاحب نے کہا ہے کہ اخبار کے مطابق ECNEC میں ایکسپریس وے کی سکیم Drop کردی گئی ہے اور یہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کی فناس سکیم تھی اور جو آج سے تقریباً دس سال پہلے Approve ہوئی تھی اور وہ ایکسپریس وے ہزارہ کے لوگوں کی ایک لائف، ایک زندگی کا ذریعہ ہے۔ آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ پچھلی عید پہ ایبٹ آباد سے ہری پور تک گاڑی والوں کو پانچ پانچ گھنٹے لگے ہیں ٹریول کرنے میں کیونکہ ساری ٹریفک Chock ہوگئی، لہذا ہم یہ سکیم بنائیں گے بلکہ مزید ہم سٹڈی کریں گے کہ نہ صرف سدرن بائی پاس ہو جائے بلکہ مکمل ایبٹ آباد سٹی کو بائی پاس کیا جائے تاکہ مانسہرہ، تورغر، بٹگرام، کوہستان، نادرن ایریا اور مظفر آباد جانے والی ٹریفک جو ادھر سے جاتی ہے، اس کو کسی طرح Easy access مل جائے، ایبٹ آباد شہر کیلئے بھی بہتری آئے اور جو موٹر سوپٹ نادرن ایریا جاتے ہیں، ان کو بھی آسانی ہو جائے۔ لہذا یہ اے ڈی پی میں ڈال دیا گیا ہے اور یہ Impression دینا کہ جی یوسف ایوب نے کاٹ دیا ہے، یہ Financial constrains کی وجہ سے اور یہ Departmental proposal تھی، یہ کسی شخص کی Proposal نہیں تھی، کسی شخص کی، ایک آدمی کی Proposal نہیں تھی کہ ایوب برج سے دھمتوڑ کی طرف لیکر لایا جائے اور اس کی جو لاگت آرہی تھی، وہ تقریباً 72 کروڑ روپیہ آرہی تھی، اس کو ہم Revive کررہے ہیں، کوشش کریں گے، اس کی بہتر Alignment ہو جائے تاکہ کم ازکم سدرن بائی پاس جو Specially گرمیوں میں ہمارے Tourist جاتے ہیں، ان کو آسانی ہوگی۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں، وقفہ کے بعد ان شاءاللہ باقاعدہ اجلاس۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سر! میں حالات کو دیکھتے ہوئے، سراج صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سر، سوا دو مہینے ہوگئے ہیں، ہم ادھر آتے ہیں، حاضریاں لگاتے ہیں، ٹی اے/ڈی اے لیتے ہیں، گھر چلے جاتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ یہ جو اے ڈی پی انہوں نے بنائی ہے، یہ کونسلروں کیلئے بنائی ہے کہ وہ آکے بانٹیں گے، خدارا اس کو ایم پی ایز کو دیں، ان کو مصروف کریں، ان کو اپنے حلقوں میں بھیج دیں، کم از کم ہم کچھ لوگوں کو کہہ سکیں کہ ہمیں کچھ ملا ہے، کوئی پالیسی واضح کریں جس میں پتہ لگے کہ اپوزیشن کو کیا مل رہا ہے، ٹریژری بنچز کو کیا مل رہا ہے؟ خدارا سر، میری کسی سے ذاتی کوئی عداوت نہیں ہے لیکن یقین کریں ایک مہینہ گزرنے کے بعد کل سراج الحق صاحب اٹھ کے کہیں گے کہ ریٹس بڑھ گئے ہیں، ٹینڈر ہونے میں ایک مہینہ لگتا ہے، ٹھیک ہے شفاف ہوگا، سب ہم مانتے ہیں، اس میں کوئی کرپشن نہیں ہوگی لیکن سر اس سارے پراسیس میں دو مہینے اور لگیں گے، جب دو مہینے سر اور لگیں گے تو ہم اور لیٹ ہو جائیں گے۔ سر، آج تک کسی ایم پی اے کی جگہ، کسی جگہ بھی اس کو سکول کا کمرہ نہیں بنا، کسی کو کمرہ نہیں ملا، کسی کو پرائمری سکول نہیں ملا، کسی کو روڈ نہیں ملا، خدارا سر صرف تنخواہیں نہ لیں، سر خدارا کچھ نہ کچھ کر کے جائیں کیونکہ ہم نے پچھلے جو دو Tenure گزارے ہیں، اس میں ہم نے کچھ نہ کچھ کیا ہے۔ تو اس تبدیلی میں کہیں ہم غرق نہ ہو جائیں سر۔ مہربانی آپ کی سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Item No. 8, 9: The honourable Minister for Information, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information Bill, 2013 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Information, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، وہ میرا کال اٹینشن نوٹس تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن Already چونکہ وہ Close ہو چکا ہے، اس پہ Arguments اب دوبارہ نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، اس پہ صرف میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ Already اس پہ بحث ہو چکی ہے، Close ہو چکا ہے۔ Kindly آپ، آنریبل منسٹر فار انفارمیشن، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں سر، مجھے ایک منٹ دیدیں۔ سر، میں نے جو کال اٹینشن نوٹس لایا تھا، میں نے اس پر بات کی، ان کا شکریہ کہ انہوں نے اس روڈ کا ایگزیکٹیو آرڈر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں سر کہ یہ وہ ایگزیکٹیو آرڈر کی کاپی دکھادیں، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے آرڈر کر دیا ہے لیکن یہ وہ آرڈر کی کاپی دکھادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Shah Farman (Minister for Information): Thank you, janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information, Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information, Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. (Applause) Since no amendment has been moved by any honourable Member------

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ حسین، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! دا منو جي چې د پاکستان قانون دے او آئین دے، مونږ تاسو ټول ئے منو، بیا دا هم زه منم جي، بیا دا هم زه منم جي چې دیکښې ترامیم کول دا د حکومت حق دے جي، د ټولو ممبرانو حق دے خو زه ستاسو توجه د دې رولز آف بزنس آرټیکل 42 طرف ته ګرځوم جي، دیکښې دوئ وائی جي چې: Question Questions relating to the Secretariat of the Assembly، لیکی جي چې relating to the Secretariat of the Assembly, including the conduct of its officers, may be asked of the Speaker by means of a private

communication and not otherwise۔ سپیکر صاحب! زه په دې نه پوهیږم چې کله دا دواړه خبرې راشي نو دیکښې د عوامو یا د اسمبلۍ یا د دې نور Officials نه خو د دې اسمبلۍ د آفیسرز باره کښې به بیا ستاسو څه تصور وی، دیکښې به بیا تاسو څه کوئ جناب سپیکر، زه تاسو نه لږ وضاحت غواړم، تاسو به د یکښې څه کوئ؟

Mr. Deputy Speaker: Ji, Law Minister, please for reply.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، شاہ حسین صاحب نے جو بات کی ہے، سر، اصولاً بالکل یہ بات ان کی ٹھیک ہے کیونکہ جو ہمارے اسمبلی کے رولز آف بزنس ہیں سر، یہ بھی Constitution کے نیچے بنے ہیں اور جو یہ لاء ہے، یہ بھی Law of the Land ہے۔ جب یہ نافذ العمل ہو جاتا ہے تو اس کی رو سے جو Public body ہے، It includes even the Provincial Assembly as well اور جو رولز آف بزنس ہیں تو اس میں آپ کی ایک Limited authority ہے یا ایک Sanctity ہے تو دونوں میں یقیناً مشکلات آئیں گی اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو یہ پوائنٹ ہے، یہ اس میں ہے بہرحال چونکہ یہ Relevant Minister Sahib، Concerned Minister جو ہیں، سر وہ بھی بیٹھیں ہیں، وہ بھی اس کے متعلق اپنے ڈیپارٹمنٹ کا View point دے سکتے ہیں لیکن میری سر، یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ یہ ہاؤس ہے اور اس میں باقی ممبرز کی بھی امنڈ منٹس ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم امنڈ منٹس کے Stage پہ جائیں اور ممبرز Principles of the Bill کے تحت اگر اس پہ کوئی بات کرنا چاہیں تو وہ بات کر لیں، پھر Subsequently House میں جو اس کیلئے طریقہ ہم Evolve کر لیتے ہیں تو ہم اس کے مطابق جا سکتے ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ حسین، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: داسې ده جی چې چونکه سټینډنګ کمیټیانې خو لا نه دی جوړې شوی نو که تاسو دا سټینډنګ کمیټو ته لیټ کوئ نو هم ټهیک ده، که نه وی نو یو سلیکټ کمیټی ده، هغه سلیکټ ته ئے یوسئ چې هغلته کښې Thrash

outشی او ټول ښه ترینه یو سائډ ته شی بد ترینه لر کړلے شی، بیا ئے راوړئ دې اسمبلئ کښې ټول به ئے په شریکه پاس کړو، خیر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ دلاء منسټر صاحب هم ډیره زیاته شکریه ادا کوم او چې کومو ملګرو امنډمنټس جمع کړی دی، د هغوی هم شکریه ادا کوم سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! داسې ده چې دا چې کومه آئیډیا ده، د نوے حکومت حقیقت هم دا دے چې دا ډیره زیاته ښه آئیډیا ده او د Bill سره هم داسې څه اختلاف نه دے ګنی چې اپوزیشن هغې سره اختلاف لری خو سپیکر صاحب، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې دا دومره اهم لیجسلیشن چې دے او دا ډیر زیات اهم لیجسلیشن دے، دا ډیر زیات ضروری لیجسلیشن دے، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې د هوائی جهاز د رفتار په بنیاد باندې چې دا څیزونه داسې تیریږی، مونږ دا ګڼو چې دا طریقه واردات چې دے، دا مناسب نه دے۔ سپیکر صاحب، مونږ په دیکښې هم شک نه کوؤ چې دا د حکومت پالیسی ده بیا په دې باندې به ډیپارټمنټ ناست وی، هغوی به Draftingکړے وی، دا به لاء (ډیپارټمنټ) Vet کړے هم وی خو د Democratic norms ته که مونږ وګورو او دلته جمهوریت تسلسل ته مونږه وګورو یا دې دومره اهم قانون سازئ ته که مونږ وګورو نو مونږ دا تجویز ورکوؤ، مونږ دا مشوره ورکوؤ حکومت له او مونږه دا هم ګڼو چې دا حکومت چې دے، دا زمونږ ملګری چې دی، زمونږ وروڼه چې دی، دوئ به زمونږ نه ډیر زیات ښه اوښیار وی خو که هغه اوښیارتیا یا هغه سوچ، هغه موقف او د دې غاړې دا اوښیارتیا، د دې غاړې دا موقف، د دې غاړې دا Proposals دا په جمع راشی او په دې باندې ټول کښینی او دا چې کوم Bill دے، د A نه واخله تر Z پورې که د دې Financial constrains دی، که د دې کمپوزیشن دے، که د دې نور داسې لوازمات دی، په هغې باندې ډیر په تفصیل کښې ډسکشن وشی نو زما تجویز دا دے چې دا به ډیره زیاته غوره خبره وی او نن که د اپوزیشن د طرف نه د Bill پیش کیدو نه پس اپوزیشن ملګری پاڅی نو د هغې هرګز دا غرض او دا مقصد نه دے ګنی چې خدائے مه کړه مونږ د دې Bill خلاف یو خو مونږ ضرور دا خبره کوؤ چې دا څومره په جلدئ کښې دا

کار کیږی، دا دومره اهمه قانون سازی بیا په دې باندې زمونږ ذهن کار نه کوی چې د دې په شا باندې د حکومت څه Logic دے ؟ داسې نه ده پکار، داسې که دا د پولیټیکل سکورنګ د پاره کیږی نو بیشکه دا ابتداء حکومت کړې ده او زه دا ګڼم چې د دې کریډټ به حکومت ته ځی خو ډیره ښه خبره دا ده چې دا Bill چې دے چې دا اسمبلئ ته ریفر شی، Sorry دا کمیټئی ته ریفر شی، سلیکټ کمیټۍ ته او په هغې کښې ټول آنریبل ممبران چې دی، هغوی کښینی او په دې باندې مونږه ډسکشن وکړو نو زما یقین دا دے چې د دې نه به یو بهتر، او زما به د منسټر انفارمیشن نه هم داخواست وی او د لاء منسټر صاحب نه به هم زما دا خواست وی چې د دې نه د انا مسئله نه جوړوؤ خو په دې غرض باندې چې د دې صوبې د پاره یو دومره اهمه قانون سازی کیږی او د ټول هاؤس ممبران چې دی، دا تاسو سوچ وکړئ چې مونږه یو عام سړی له دا اختیار ورکوؤ چې هغه به د حکومت باره کښې یا د هغه نور ادارو باره کښې به هغوی ته معلومات راځی نو دا څومره غوره خبره ده خو په ځائې د دې چې مونږ دا قانون راولو او د هغې نه پس دا خلق په دې خبره پوهه کوؤ، غوره خبره دا نه ده چې د دې قانون راوستو نه مخکښې مونږ په دې باندې دومره ډسکشن وکړو، په دې باندې دومره بحث وکړو، دې باندې یو بل سره کښینو؟ مونږ دا ګڼو چې دا خبره به ډیره زیاته موزونه وی او مونږ بالکل د دې خلاف نه یو، دا ډیره زیاته ښه آئیډیا ده، زمونږ ورسره بالکل اتفاق دے خو دا په کومه طریقه باندې چې دا قانون سازی کیږی، مونږ دې سره اتفاق نه کوؤ۔ نو د دې خواست سره چې لاء منسټر صاحب د هم پکار ده چې مونږ سره دا خبره ومنی او منسټر انفارمیشن آنریبل چې کوم دے، هغه ته هم زمونږ دا خواست دے چې دا کمیټۍ ته ریفر کړی، په هغې مونږه کښینو، په هغې باندې ډسکشن وکړو او د هغې نه پس دا Bill راوړو او په شریکه باندې ئے پاس کړو ، دا به ډیره موزونه او دا به ډیره زیاته غوره خبره وی۔ سپیکر صاحب، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو، سر۔ د دې نه مخکښې سر، د اپوزیشن خپل میټنګ چې کوم پارلیمانی پارټۍ میټینګ وو زمونږ، په هغې کښې هم دا شے

ډ سکس شو او د ټولو هم لکه دغه سوچ وو چې یره بهئ د Bill مخالفت مونږ نه کوؤ خو پکار دا ده چې یره دا Bill چې کوم پیش شوے دے، په دې باندې ډ سکشن شروع شی۔ دا بعضې ملګرو ته د دې متعلق هیڅ پته نشته او لاء ریفارمز کمیټی جوړه وی هم د دې د پاره چې هلته پکښې ډ سکشن هم وشی او چې کومې مطلب بنې خبرې وی، هغه پکښې راشی او چې کومې داسې لکه چې هغه لاء منسټر صاحب کومه خبره وکړه د Constitution او د بزنس د هغه والا، نو دا شے به هم چې هلته Thrash out شی۔ نو د ټولو زما خیال دے د اپوزیشن والا او د دې Concerned چې کوم منسټرصاحب دے، نو دوئ ته زمونږ دا ریکویسټ دے، سراج الحق صاحب سینیئر منسټر صاحب دے نو دا به ډیره ښه خبره وی چې دا د سلیکټ کمیټئ ته ریفر شی نو هلته به ان شاء الله تعالیٰ مونږ د دې په اپوزیشن کښې نه یو، دا ډیر ښه Bill دے چې هر چا ته مطلب چې یره بهئ دا رسائی وشی چې کوم Documents دی او کوم ریکارډ خوک غواړی، د دې د پاره، دا به ډیره ښه خبره وی سر۔ تهینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح محترم سردار حسین بابک صاحب اور منور خان صاحب نے اور باقی دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس بل کے حوالے سے، چونکہ یہ بہت اہم بل ہے اور اس بل کے Through ایک عام آدمی کو ہم یہ اختیار دینا چاہ رہے ہیں کہ وہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے اندر جو کام ہو رہا ہے، ان کے بارے میں وہ انفارمیشن لے اور اس حوالے سے جو قانون سازی ہو رہی ہے، یقیناً بہت اہم ایک قانون سازی ہے اور جو بل لایا جا رہا ہے، اس کے ہم بالکل مخالف نہیں ہیں اور یہ بالکل ہونا چاہیئے مگر اس میں اپوزیشن کے ساتھ بھی ایک Consultation اس سے پہلے، بل بنانے سے پہلے اگر ہو سکے، ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا، اس وقت بھی ٹائم ہے اور ہم بالکل سپورٹ کرتے ہیں دوستوں کو کہ اگر یہ سلیکٹ کمیٹی کو ریفر ہو جائے تو یہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں اتنی جلدی کی ضرورت بھی نہیں ہے اور مکمل سوچ بچار کے بعد اس بل کو پاس کیا جائے تو یہ میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ تھینک یو، جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا عصمت اللہ خان، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ بل کی اہمیت کے متعلق اور پھر اس کے طریقہ کار کے متعلق ساتھیوں نے بات کی جی، میں صرف اتنا عرض کروں گا جناب سپیکر کہ یہ ہمارے لئے جو اسمبلی کے کارروائی پیش کی جاتی ہے، یہ زیادہ تر اردو میں ہوتی ہے جس میں زیادہ تر ساتھیوں کو سہولت ہے اور بالخصوص بل آجاتا ہے تو اس کو انگلش زبان میں پیش کیا جاتا ہے تو لہذا اگر مناسب سمجھیں تو آپ رولنگ دیدیں کہ یہ بل بھی اردو میں آجائے تاکہ ساتھیوں کو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اردو اور انگلش دونوں میں۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہاں دونوں میں آجائے تاکہ ساتھیوں کو اس کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ان شاءاللہ ٹرانسلیشن اردو میں Provide کر دیں گے مولانا عصمت صاحب۔ جی مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ښه کار ښه کار وی او بد بد وی، ښه که څوک کوی، هغه به مونږ ستائنه کوؤ، هغه سره به مونږ مدد کوؤ او بد کار که دوست کوی که دشمن کوی، هغه ته به وایو چې دا بد دے او دا مه کوه، نور کول او نه کول هغه د هغه خپل کار دے۔ جناب سپیکر صاحب، پرون نه هغه بله ورځ 'مشرق' اخبار کښې یو بیان دے، وزیراعلیٰ صاحب زمونږ ډیر قابل قدر او قابل احترام دے، د هغه باره کښې ئے لیکلی دی چې "اعلانات زیادہ عمل کم"، جناب سپیکر صاحب، هغه کار کول پکار دی چې سړے ئے سر ته رسولے شی۔ چې کوم یو کار کوؤ او دلته نه ئے واپس کوؤ، هغه بیا مخکښې مونږ ته لار نه وی معلومه، د هغې وسائل او اسباب مونږ سره نه وی، بیا که هغه دلته نه پاس شی، هغې باندې به څه نتیجه نه مرتب کیږی خو صرف اسمبلئ نه به پاس کیدل وی۔ سپیکر صاحب، تاسو ته به یاد وی مخکښې دلته یو Bill راغلے وو، مونږ دې ټولو ملګرو دا ګزارش وکړو چې دا Bill د جلدئ کښې پاس نه کړلے شی، په دې د بحث وکړلے شی، بحث نه بعد د مطلب دا دے دا Bill پاس کړلے شی خو حکومت، حکومتی پارټئ هغه وئیل چې پاس د شی او مطلب دا دے ووټنګ ورباندې وشولو، پاس شولو۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ دا غواړو چې دا Bill کوم راغلے دے، دا ډیر بهترین Bill دے، دا ښه Bill دے، د دغې مونږ حمایت

کوؤ خو کیدے شی چې یوه خبره د یو سړی ذهن کښې راشی د نورو رانشی، کیدے شی مطلب دا دے مونږ یو بنه خبره د دوئ نه وکړو او غالباً احادیث کښې راغلی دی چې "العجلة من عمل الشیطن" نو زما به دا گزارش وی چې د اپوزیشن او د حکومتی پارټئ ملگری په دې باندې د کښینی، یو میټنگ د وربا ندې وکړی چې کومې بنې خبرې وی، بنې خبرې به ورنه راواخلو چې کومې بدې وی، مطلب دا دے بعضې خبرې به ورنه وروستو کړو، ان شاء الله العظیم هغې نه بعد به دغه Bill کښې د چا اعتراض هم نه وی او څنې شیان داسې دی چې قابل اعتراض دی ورکښې، ان شاء الله العظیم چې هغه به ورنه لرې شی او نور دا ایوان، دا حکومت، دا معاشره شریکه معاشره ده چې څوک د نیکئ او بنه کار کوی، مونږ به ورسره یو۔ وآخر الدعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ آمنہ سردار، پلیز۔ محترمہ آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جی۔ جناب سپیکر! میری اس پہ امنڈ منٹس ہیں اور کلاز 5 کی سب کلاز (g)1 ہے، اس میں ہے جی کہ _ A detailed budget of the public body-----

(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ سردار: نہیں کہنا ہے، اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ چلو صحیح ہے، اچھا ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم زرین گل صاحب، پلیز۔

جناب زرین گل: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ دا ډیر د اهمیت حامل Bill دے او جناب سپیکر صاحب، دې باندې مونږه اپوزیشن ناست وو او مونږه د دې Bill چې کوم دے دا فیصله کړې ده چې د دې حمایت کوؤ خو مونږه دا غواړو، د دې په طریقه کار زمونږ اعتراض دے۔ یو سړے وو، هغه چرته میلمه ئے کورته راغلو نو کټ نه وو، نو هغه بل گاونډی کره لاړ، وئیل ما له کټ پکار دے نو هغه ورته اووئیل چې یره مونږ کره خو دوه کټه دی، فالتو کټ مونږ کره نشته۔ نو هغه ورته اووئیل چې تاسو خو کور کښې څلور کسه یئ او کټونه دوه دی، دا تاسو څنگه گزاره کوئ؟ نو هغه وئیل، هغه وئیل چې زه او زما ځوئے په یو کټ کښې سملو او زما اینگور او زما ښځه په بل کښې سملی۔ نو هغې وئیل چې یره دا خو نور زما اعتراض نشته خو په دې طریقه کار مې اعتراض دے، دا طریقه کار ئے غلط

دے۔ (قہقہے اور تالیاں) مونږ جی، مهربانی وکړئ بلډوز کوئ مه، مونږه ئے پاس کوؤ خو لږ امنډمنټس راغلی دی د دې ممبرانو د طرف نه نو مهربانی وکړئ دا سلیکټ کمیټی ته ولیږئ او شاه فرمان ښه سړے دے ، هغه به ان شاء الله دې سره ملګرتیا وکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ محمد خان، پلیز۔

جناب شاہ محمد خان : تهینک یو ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږ یو معزز رکن جناب اعظم خان درانی صاحب ډاکومنټس پیش کړل، هغې ټائم کښې هم ورسره دا ډاکومنټس نه وو خو ما وئیل چې کله وزیرقانون صاحب نه هغه واخستل نو مونږ سټډی کړل۔ دا زمونږ د ډسټرکټ فنډ دے دو کروړ 67لاکھ روپئ خو چونکه هغې ټائم کښې اعظم خان درانی صاحب د دغه هاؤس ممبر نه وو، څه په دس تاریخ ئے حلف اخستے دے نو په دې ډیډک کمیټئ کښې چې د هغې زه چیئرمین یم، دے موجود نه وو نو که د ده څه اعتراض وی، چونکه اوس دے راغے ، اول خو پکار دا ده چې په دیکښې ردوبدل نه کیږی ولې چې په دې باندې د ګورنمنټ خرچې شوې دی خو که چرې معزز ممبر دا غواړی چې په دیکښې د رد و بدل وشی نو ان شاء الله مونږ به ډیډک کمیټی راغواړو او دوئ ته به دعوت ورکوؤ او ریاض خان ته به ورکوؤ او فخراعظم ته به ورکوؤ، د دوئ چې څه ګیلې وی، هغه به مونږ په دې میټینګ کښې لرې کوؤ ان شاء الله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بهتر به دا وی چې دا Bill باندې خبره وشی اول، Bill باندې کنه چې اول Bill decide شی۔ جی مهتاب خان عباسی صاحب، پلیز۔

سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو، جناب سپیکر۔ I would just like to have few minutes from the honorable Ministers، اگر ------

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مہتاب احمد خان عباسی صاحب، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ کا۔ آنریبل منسٹر نے آج جو بل پیش کیا ہے، جس بل پہ وہ بات کررہے ہیں، The Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information

Bill,2013، جناب سپیکر! Let me said very honestlyکہ یہ ایک بڑا Progressive law ہے، This spirit is very progressive and we really appreciate the whole idea behind it اور جس طرح میرے تمام دیگر ساتھیوں نے بھی اس پہ اپنے بالکل Initial comments کئے ہیں تو میں اس لاء کی بہت Appreciation کرنے کے باوجود میری صرف اتنی گزارش ہے کہ There are certain very established parliamentary norms which are in the true spirit of the democracy کہ بہت اچھا قانون بھی اگر جلد بازی میں پاس ہوگا تو It will lose its respect، یہ طے شدہ بات ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ یہ Access to Information ہو اور ہمارا صوبہ بلاشبہ ایک پہلا صوبہ ہونے جارہا ہے جہاں پہ Already یہ In place ہے تو جو Law which is already in place through an ordinance، The request which has been suggested by the honorable Members to send this draft Bill before the Select Committee, I know that there are no Standing Committees at the movement، وہ سٹینڈنگ کمیٹیز کا بھی ایشو ایک ایسا ہے کہ جو ہونا چاہیئے تھا اور کافی Delay ہو چکا ہے، I think, this is high time that Mr. Speaker! Your office should take very serious initiative about the formation of the Standing Committees, but leaving aside that issue, I would suggest that this Bill, this draft Bill must be referred to the Select Committee. We do not want to object to it at this time but you will understand that there will be a number of suggestions and amendments, which will be placed to-day, even in this House to-day and may be when it goes to the Select Committee, there will be more thought process and thought provocation and a good piece of legislation can come out.، ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہتے، اس کی Spirit کے اوپر، اس کے Perception کے اوپر، جس جذبے سے آپ کرنے جارہے ہیں، We want to support you but let this document be an Act of Assembly from the whole House, there should be no opposition on this، ہم کوئی اپوزیشن نہیں کرنے جارہے۔ تو آپ کو جو تجویز ہے، وہ بڑی دانشمندانہ ہے، آپ جلد بازی میں نہ کریں، کوئی ایسی چیز جانے والی نہیں ہے آپ سے اصولی طور پر اور Factually the law is already in vogue through

an ordinance، تو جب یہ ایکٹ پاس نہیں ہوگا اس وقت تک وہ آرڈیننس Repeal نہیں ہوگا، This is the fact سو آپ کو جلد بازی نہیں ہونی چاہیئے۔ تو میں آپ کو تجویز کرتا ہوں، منسٹر صاحبان، چیف منسٹر صاحب یہاں نہیں ہیں، لاء منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے، انفارمیشن منسٹر صاحب سے بھی میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اگر آپ اس پہ جلد بازی نہ کریں تو زیادہ اچھا ہے And اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیا جائے اور وہ Nomination جو ہے، وہ آپ آج کر سکتے ہیں، آپ کل تک نام لے سکتے ہیں اور If you are in very hurry, you can convene the meeting in next one weeks and this is possible week or two، پھر بھی اگر آپ کو Satisfaction نہ ہو تو You have the majority, you can bulldoze the views of the opposition, but please do not bulldoze it at this Floor, it will be not very fair__ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نماز کا وقفہ ہے، ان شاء اللہ اس کے بعد پھر بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالمنعم خان، پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب عبدالمنعم خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! د شانګلې سره زما تعلق دے او د دې KPK اخری سر دے جی۔ زما په شانګله کښې کالج نشته، زما سره ټولو نه نزدے کالج سوات کښې جهانزیب کالج دے، په هغې کښې د بی ایس ایډمیشن زما د شانګلې خلقو ته نه ورکوی چې څوک وائی تاسو لوکل نه یئ، زما سره خو شانګله کښې شته نه، بیا ما د سی ایم صاحب نه یو ډائریکټیو هغه پرنسپل ته لیکلی دی، نن هغه دا هم واپس کړه، وائی چې یره زه په دې نه شم کولے۔ هغه ورته ډائریکټ لیکلی دی چې یره چونکه په شانګله کښې کالج نشته، ټولو نه شانګلې ته نزدے ترین کالج جهانزیب کالج دے نو لهذا ته دې هلکانو له څه دس پرسنټ، پانچ پرسنټ څه کوټه ورکړه۔ هغه نن زما ماشومان بیا واپس کړی دی نو آیا د شانګلې دا ماشومان به بی ایس چرته کوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مشاق غنی، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! آنریبل ممبر نے جو نشاندہی کی ہے، میں ان شاءاللہ اس کو ضرور دیکھوں گا کیونکہ اچانک یہ ایک چیز لائے ہیں اور انہوں نے شاید ماسٹر کلاسز کی بات کی ہے۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنعم خان: پوسٹ گریجویٹ ہوتا ہے، یہ بس ایک سال کے بعد۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جی بی ایس چار سال، تو بی ایس کا تو جہانزیب کالج میں پروگرام Already شروع ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنعم خان: یہ چھ سو پر سیٹ اس نے دی ہوئی ہے، چھ سو اور ساڑھے چھ کا اس کا میرٹ ہے، ہمارے شانگلے کے جو بچے ہیں اس کا آٹھ سو، ساڑھے آٹھ سو، آٹھ سو پچپن۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: اصل میں جو کالجز میں میرٹ کی صورتحال ہے آبادی کے تناسب کے لحاظ سے، وہ واقعی اتنی Capacity نہیں ہے، کالجز کے اندر اور بہت سارے سٹوڈنٹس ایڈمیشن سے رہ بھی جاتے ہیں But anyhow, I will definitely see، جو بھی، ان شاءاللہ ہماری یہ کوشش ہے کہ ہر ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن کو KPK کے تمام سٹوڈنٹس کیلئے Accessible بنائیں اور ہم نے کئی جگہوں پر سیٹوں میں اضافے کئے ہیں جہاں سے بھی ہمیں ڈیمانڈ آئی ہے، Provided کہ وہاں پہ Capacity ہے اور وہاں Teaching facilities are available تو وہاں پہ ہم نے پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ سیٹیں بھی Increase کی ہیں اور ہم اس کو بھی ان شاءاللہ In detail صبح میں چیک کرلوں گا اور جو بھی ہم سے ہو سکا، ان شاءاللہ ہم ضرور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: سر، میری اس میں گزارش ہوگی ایڈوائزر صاحب سے کہ یہ کافی گھمبیر مسئلہ بنا ہوا ہے، اگر ایوننگ شفٹ یہ شروع کریں جہانزیب کالج میں تو میرے خیال میں پانچ چھ سو طلباء اس میں Accommodate ہو سکتے ہیں، شانگلہ کے بھی اور سوات کے جو رہ جاتے ہیں، وہ بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ جی بی اے/بی ایس سی میں بچے جو ابھی پاس ہوئے ہیں، توان کو ایم اے/ایم ایس سی میں داخلے نہیں دیئے جارہے ہیں، میں یہ مشتاق غنی صاحب سے پوچھنا چاہوں گی اور جناب، جب تک رولز اور ریگولیشن کے مطابق بی اے/بی ایس سی Feedback کی صورت میں موجود ہے، ایم اے /ایم ایس سی کا خاتمہ نہیں کیا جاسکتا اور بی ایس کا پروگرام جو ہے اس وقت تک شروع نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس کا ٹائم فریم نہ بنایا جائے اور ایم اے/ایم ایس سی کی Feedback کو مکمل طور پر ختم کرکے دو یا تین سال کی مہلت نہ دی جائے؟ تو پلیز، اگر اس پہ آپ Comment کریں تو بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آنریبل منسٹر، مشتاق غنی صاحب، پلیز۔ مشتاق صاحب! پلیز، آپ ایک منٹ تشریف رکھیں، آپ بل سے باہر چلے گئے ہیں جی، وہ جتنا Urgent issue-----

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دلته په تعلیم باندې خبره کیږي او موقع جي راغله، د هنگو جي درې سیټونه وو میډیکل کښې جي، یو کوهاټ کښې، دوه پشاور کښې. اوس جي ما اوریدلي دي، تقریباً پرون څه استاذان راغلي وو، هغوی راته وئیلي وو چې هغه کوهاټ والا کوم سیټ وو، هغه ئې ختم کړے دے نو جي دا خو محرومې ضلعې دي چې نور سیټونه ورته نشي ورکولے، کم از کم مطلب دا دے هغه سیټونه د ورنه نه اخلي، هغه دریم سیټ چې کوم دے د کوهاټ میډیکل کالج، هغه د بحال وساتلے شي جي. زما دا گزارش دے.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی: جناب سپیکر! جیسے آمنہ سردار صاحبہ نے کہا، اصل میں بات پھر وہی ہے جو پہلے میں نے ایک جواب دیا ہے کہ بی ایس پروگرام بڑے کالجوں میں شروع کیا گیا ہے اور یہ 79ء سے یہ ایک Proposal اس ملک میں چل رہی تھی کہ دنیا بھر میں بی اے اور ایم اے کو Recognize نہیں کیا جارہا ہے جو پاکستان میں کیا جاتا ہے، یہاں سے ہمارا کوئی بی اے پاس لڑکا باہر جاتا تھا تو وہاں اس کو پھر دو سال کیلئے بی اے کرنا پڑتا تھا اور اسی طرح ایم اے کر کے بھی جاتا تھا تو ایک سال اس کو مزید وہاں پہ لگانا پڑتا تھا، تب اس کی ڈگری کو وہ مانتے تھے۔ تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ یہ دنیا بھر میں یہ Recognized degree ہے بی ایس پروگرام کی اور پھر کوشش یہ کی گئی کہ Main cities کے بڑے کالجز میں، گرلز یا بوائز جو بھی ہیں،

ان میں یہ بی ایس پروگرام پہلے سے شروع کر دیا گیا تھا، کچھ دو چار سال پہلے سے اور اس کے ساتھ چونکہ اب بی ایس پروگرامز ہر سبجیکٹ کے اندر Almost provide کئے جا رہے ہیں، فزکس میں، کیمسٹری میں، بائیو، اور جو آرٹس کے سبجیکٹس ہیں، اس میں بھی، اب یہ پرابلم جس کی انہوں نے نشاندہی کی ہے، یہ ضرور ہے کہ اب ان اداروں میں کلاس رومز کی کمی ہے، سٹاف کی کمی ہے But even then میں کل اس پہ میٹنگ کر رہا ہوں کیونکہ یہ جہانزیب کالج کا بھی مسئلہ ہے، تمام شہروں کا مسئلہ ہے، صرف ایک جگہ کا نہیں ہے کہ پہلے بی اے انہوں نے بند کر دیا تھا، ڈیپارٹمنٹ نے اور پھر یہ Through نیوز پیپر اور آنربلز بھی آئے کہ لوڈ بھی ہے اور بی ایس سی کرنا چاہتے ہیں، گو کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کو اپنی قوم کو Educate کرنا چاہیئے کہ آپ جو بی اے/بی ایس سی کر رہے ہیں، اس کا آپ کو زیادہ عرصہ کے بعد فائدہ نہیں ہوگا، آپ بی ایس پروگرام میں جائیں لیکن ہم نے پھر وہ کلاسز شروع کی ہیں ان لوگوں کیلئے اور کل میں ان شاءاللہ میٹنگ کروں گا اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، یہ ایم اے/ایم ایس سی کی کلاسز کے سلسلے میں اور جہاں بھی ہمیں جگہ Available ہے، کالجز کے اندر کلاس رومز ہیں اور سٹاف ہے، تو ہم یہ پروگرام بھی ان شاءاللہ ایم اے/ ایم ایس سی کا بھی شروع کریں گے ان شاءاللہ۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جناب سپیکر!

(آواز نہیں سنائی دے رہی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> یہ بی اے/بی ایس سی کا کیا Status ہوگا؟ یعنی-----

<u>معاون خصوصی:</u> دیکھیں، اب یہ میں اس کا کیا جواب دوں کہ جب دنیا میں اس ڈگری کو نہیں مانا جا رہا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آٹھ دس سال بعد شاید پاکستان میں یہی بات ہو جائے کہ جہاں کوئی پوسٹ Create ہو جاتی ہے، وہ بی اے/بی ایس سی کے مقابلے میں بی ایس (آنرز) کو Prefer کریں گے تو پھر ان کا کیا Future ہوگا؟ اس لئے میں نے پریس کانفرنس کے ذریعے سے اور ہر طریقے سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم سٹوڈنٹس کو یہ بات Realize کروائیں کہ آپ پلیز بی اے/بی ایس سی میں نہ جائیں، اس کے بجائے آپ بی ایس (آنرز) میں جائیں جس پہ آپ کا Future بن سکتا ہے۔ تو یہ آپ سے بھی میں نے ریکویسٹ کی

ہے، سارے ہاؤس سے کہ آپ بھی لوگوں کو یہ Educate کریں لیکن چونکہ پھر یہ خبریں آجاتی ہیں، جی یہ پی ٹی آئی کی حکومت نے تعلیم کے دروازے بند کر دیئے ہیں اور فلاں کر دیا ہے، تو ہماری کوشش ہے، ہمارے کئی کالجوں میں یہ پروگرامز بھی چلتے ہیں، یہ نہیں کہ بی اے / بی ایس سی کو ختم کر دیا گیا ہے، جو Suburbs میں کالجز ہیں، ان میں یہ پروگرام بھی چل رہا ہے Side by side لیکن Main citied میں چونکہ بی ایس پروگرام Replace ہو گیا ہے اس کی جگہ تو وہ چل رہا ہے۔ ابھی جو سائڈوں پہ کالجز ہیں، ان میں ایم اے / ایم ایس سی، بی اے / بی ایس سی ہے، تو اب ہم چونکہ Gradually اس کو Replace کر رہے ہیں لیکن اب جہاں پہ بی ایس پروگرامز شروع کئے جاچکے ہیں، وہاں بھی لوگ Insist کرتے ہیں کہ بی اے / بی ایس سی بھی کریں۔ تو اب اس پہ میں کل میٹنگ کر رہا ہوں ڈیپارٹمنٹ سے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم وہاں بھی کچھ ڈسپلنز جو بھی شروع کئے جاسکتے ہیں، ہم کر دیں تاکہ وہ لوگ کریں لیکن بات پھر وہی ہے کہ Gradually ہمیں بی ایس پروگرام پہ شفٹ کرنا ہی پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: هم په دې حوالې سره جی زما هم دوه خبرې وې خو د ایجوکیشن منسټر صاحب نشته، زما په خیال پارلیمانی سیکرټری به ئے وی، هغه به ئے جواب راکړی او که هغه هم نه وی نو بیا به سبا وکړم۔ دا زمونږ په PK-8 کښې جی یو څو ورځې مخکښې زمونږ په دې دغه کښې یو مهم شروع شوے وو د Enrollment په حواله سره چې یره ماشومان د د هر ځائے نه وی چې دوئ راولو سکولونو ته او دوئ تعلیم حاصل کړی او د دوئ ښه تربیت وشی۔ جناب سپیکر صاحب! ماشومان خو به جی مونږ راولو، داخل به هم کړو خو هغلته د بلډنګ ډیر زیات کمے دے۔ پخپله زما په حلقه کښې په یو یو کمره کښې ډهائی ډهائی سو ماشومان دی نو هغوی بجائے د دې چې تعلیم حاصل کړی نو هغوی چې هغه خپل ماحول ته وګوری نو زما په خیال هغوی نور هم په ګډو وډو باندې سر وی۔ بل جناب سپیکر صاحب، دا اساتذه زما په حلقه کښې د 125 استاذانو کمے دے جی، په کوم کښې چې 60 فیمیل دی او زمونږ سکولونه داسې دی جی چې هغې کښې د سره استاذان شته دے هم نه، او بلکه استاذان په خپل ځائے باندې خپل ځامن رااولیږی یا چې کوم دے د تره ځامن وی بس هغه ټائم پاس کوی۔ نو په دې

حواله سره جی ما په یو سکول باندې چهاپه اووهله، هغه استاذان هم غیر حاضر وو، ما ای ډی او صاحب ته د هغې نشاندهی هم وکړله او په هغې باندې جی هیڅ ایکشن وانغستے شو۔ دویمه خبره جی دا ده چې زمونږ په حلقه کښې یو څلور سکولونه بالکل جوړ شوی دی، کمپلیټ دی جی۔ هغه د تعلیم زمونږ چې منسټر دے، د ایجوکیشن، هغه ته ما بار بار دغه وکړو چې دا Handover کړی چې په دیکښې دا ماشومان بجائے د دې چې بهر په لاړو په کوڅو کښې جی ناست وی، تعلیم حاصلوی چې هغه سکول کښې ورد ننه شی۔ نو ای ډی او صاحب وائی چې مونږ ته این او سی لا نه ده راغلې، مونږ ته به د دغه نه این او سی راځی ډپټی کمشنر نه، مونږ به ئے بیا دغه کوؤ، نو جناب سپیکر صاحب، زه وایم چې په دې باندې لږه توجه ورکړې شی او زمونږ داحلقه کومه چې ډیره پسمانده ده او زمونږ دا سکولونه چې تیار کوم جوړ دی، هغه د کهلاؤ کړے شی نو دا به هم زمونږ د پاره بهتره وی خو زمونږه چې کوم ځائې کښې وزیراعلیٰ صاحب لاړ شی، چهاپه اووهی، وائی چې څوک نشته دے نو هغه معطل کړی، نو دا وزیر صاحب د هم زمونږه معطل کړی ځکه هغه هم نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی خان، پلیز۔

جناب فضل الٰہی: تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکرا! پرون زه په یو فنکشن کښې موجود ووم چې زما یو وررور ایم پی اے صاحب چې دلته موجود دے او ما ته ئے Call وکړو چې ته پریس کلب ته راشه، چې هلته راغلم جی نو د هری چند مندنی شکور چوکئ انچارج حیات الله چې کوم وو، زه هلته خبر شوم چې هغه یو بې گناه ماشوم باندې فائر کړے وو او هغه ئے شهید کړے وو۔ مونږ تاسو ته اپیل کوؤ چې تاسو مهربانی وکړئ جی چې په دې باندې یو انکوائری د وشی او فوراً چې کوم دے چا چې دا ظلم کړے دے نو دے د معطل نه، Dismiss د کړے شی ځکه چې دا KPK چې کوم دے، دا دیکښې د تحریک انصاف حکومت دے او انشاء الله تعالیٰ مونږ تاسو نه دا امید لرو چې تاسو به ضرور په دې باندې خپل رولنگ ورکوئ او زه پر زور اپیل کوم چې دا سړے د زر تر زره ختم کړے شی ځکه چې دا پولیس سټیټ نه دے چې دلته کښې هغه پولیس د را پاڅی او بې گناه خلق د چې دے قتلوی۔ شکریه۔ او زه یو درخواست کوم مفتی

صاحب ته، مفتی صاحب ته هم درخواست کوم چې دعا د پاره جی درخواست کوؤ، تاسو جی مهربانی وکړئ دعا وکړئ۔

ارباب اکبر حیات: سر دے خپله پارلیمانی سیکرټری دے او چا ته درخواست کوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب صاحب واله Reply وکړئ جی۔

(قطع کلامیاں)

ارباب اکبر حیات: دوئ ته عرض کوم چې دوئ پارلیمانی سیکرټری دی او د حکومت حصه دی جی، نو چا ته مطالبه کوی؟

(قطع کلامیاں)

جناب فضل الٰہی: مونږ چې کوم دے نو د دې ازاله به کوؤ ان شاء الله او مونږ انکوائری کوؤ د دې خبرې، پنجاب کښې پینځه پینځه کیږی خیر دے، پنجاب کښې پینځه پینځه کیږی روزانه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید محمد علی شاه باچا۔ پریږده چې لګیا وی۔ محمد علی شاه صاحب۔ میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جی، اس سے پہلے معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ جو عام مسئلہ پہ ڈسکشن ہو رہی ہے، اس پہ آجائیں تو بہتر ہوگا۔

سید محمد علی شاہ: یہی، بس هم د دې حوالې سره یو خبره کوم بیا به پرې، جناب سپیکر صاحب! زه فضل الٰهی صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی شاہ صاحب، پلیز۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ فضل الٰهی خان چې کومه خبره وکړه، دې حوالې سره زه دا خبره کول غواړم جی، دا زمونږ سره د خالد خان حلقه ده، زما سره په ګاونډ کښې ده جی، دا مندنړی چوکئ چې کومه ده، دا پولیس سټیشن مندنړی، دیکښې چې کومه واقعه پرون شوې ده، دیکښې چې څنګه فضل الٰهی خان خبره وکړه، دا حقیقت دے چې ډیر زیاتے پولیس والو کړے دے جی۔ زما هم دا ریکوسټ دے چې چا باندې ایف آئی آر وو، هغه ئے نه دے کړے جی، نه ئے نیولے دے او چې چا باندې ایف آئی آر نه وو، د هغه ورور دے جی،

دا کوم کس چې مړ دے جی، هغه باندې نه ایف آئی آر شته او صرف د چالیس هزار روپو خبره وه جی، نه د 302 ایف آئی آر وو، نه نور دا سې غټه دغه، صرف د چالیس هزار روپو دغه وو او دا کس چې کله د کور نه راوتے دے، ده ورله آواز هم Evenورکړے چې یره ما باندې ایف آئی آر نه دے، زما په وړور باندې ایف آئی آر دے جی او د هغې باوجود ئے بیا فائرنګ کړے دے او هلک ئے شهید کړے دے۔ نو څنګه چې دوئ خبره وکړه، دا زما هم ریکویسټ دے چې دیکښې پولیس والا د انکوائری نه کوی، جوډیشل انکوائری د مقرر شي چې کم از کم دې پولیس والو ته سزا ملاؤ شي۔ مهربانی جی۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: معراج ہمایون صاحبہ، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: اوس په دې بریک کښې د'آج' ٹی وی والا اطلاع ماته راکړه او ډیر غمګین افسوس والا خبر دے چې کوهاټ کښې درې زنانه د عزت په نوم باندې قتل شوې دی، قتل کړې شوې دی، نو ما دې اسمبلئ ته، دې خپلو ملګرو ته اوونیل چې د عزت په نوم باندې قتل زما خیال دے قانون جوړ شوے دے، دې اسمبلئ پاس کړے دے او اصل د قتل اختیار، د مرګ اختیار، د ژوند اختیار صرف الله تعالی سره دے نو دا خبرې د نوټ کړې شي او دیکښې د پورا تفتیش وشي او دا اسمبلی د Satisfy کړی چې دا قتل، د عزت په نوم باندې دا قتل دا زمونږ په دې صوبه کښې ولې کیږی، هغه خو یو ډیر سنګین جرم دے او د دې حکومت به څه دغه کوی؟ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان محمد خان، پلیز۔

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر، فضل الهی او محمد علی شاه باچا چې کومه خبره وکړله، دا تهانه چې کومه ده، دا زمونږ Constituency کښې راځی، دوئ چې کومې خبرې وکړې، دا هم ټهیک دی خو چې کله دا وقوعه وشو نو په هغه ټائم ما د متعلقه ایس ایچ او نه دا Confirm کړه چې بهئ دا وقوعه ولې وشوله او دا کس تاسو ولې په ډزو اویشتو، په Raid کښې؟ نو د هغوی د طرف نه دا مؤقف وو چې مونږ په روټین کښې، دوئ خپل یو ګشت کوی چې هغې ته

کومنگ گشت وائی چې هغه گشت په د تهانه کښې چې کوم هغوی سره په ریکارډ باندې کوم خلق مطلوب وی یا هغوی باندې ایف آئی آر شوے وی، دا د هغې یو کړئ وه، مونږ په دیکښې گشت کولو چې کله مونږ د دوئ کوم کس چې د چا په کور باندې لکه دوئ Raid وکړو هغه، د هغه ورور چې کوم دے، هغه پولیس ته په کیسونو کښې مطلوب وو، د پولیس دا خبره وه سر چې Already لکه په مونږ باندې دوئ کراس فائرنگ کړے دے خو دلته د کلی خلق چې کوم دے، د هغوی دا مؤقف دے چې دیکښې کراس فائرنگ نه دے شوے خو دا کوم کس چې په دیکښې شهید شوے دے او کوم چې مړ شوے دے، دا بالکل بې گناه دے، دغه مونږ بالکل ایډمټ کوؤ چې دا سړے بالکل بې گناه دے خو لکه اوس مثلاً دغه مونږ وایو چې لکه دا دوئ چې کوم مړ کړے دے نو د ده متعلقه بل وړور چې کوم وو، Already criminal وو، په نور کیسونو کښې مطلوب وو، د هغه په وجه په دې کور باندې Raid شوے دے او څنگه چې محمد علی شاه باچا دا خبره وکړه چې په دیکښې د جوډیشل انکوائری مقرر شی، بالکل او دې کښې د جوډیشل انکوائری مقرر شی چې کوم سړے پکښې بې گناه وی یا کوم سړے چې دا کوم چې بې گناه قتل شو چې دا په ایف آئی آر کښې هم Charged نه وو، هغه په نورو کیسونو کښې هم مطلوب نه وو، هغه هسې یو ظلم شوے دے، بالکل جی چې هغوی ته یو دغه او رسی، یو بنه صله د ورته ملاؤ شی، د دې کور خاندان ته کم از کم، مونږ لکه دا نه وایو چې لکه هغوی ته بالکل یو صله ملاؤ شی چې کم از کم دا سې یو حرکت بیا نور څوک نه کوی۔

ایک آواز: صحیح، صحیح۔

جناب سلطان محمد خان: اؤ۔

Mr. Deputy Speaker: Minister, Shah Farman Sahib, please for reply. Shah Farman, please.

(قطع کلامیاں)

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: شاه فرمان صاحب! یو منټ پلیز۔ محمد علی صاحب۔

جناب شاہ فرمان(وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی پلیز۔ یو منټ جی Excuse me,

جناب محمد علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، د پرونئ واقعه چې شوې ده، زه هاسټل ته روان ووم نو دا یو طرف بند شوے وو، دا خیبر بازار طرف او رکاوټونو وو، زه په دې صدر د دې ډینز پلازې په طرف هاسټل ته را روان ووم، بالکل د پریس مخې ته دا کوم هلک چې دے، دا زاهد، د ده جنازه ئے بالکل په روډ کښې ایښې وه او روډ ئے بند کړے وو نو ما ته پولیس وائی ته مخکښې څه مه ځکه چې دا خلق مشتعل دی او کیدے شی تا ته نقصان او رسی، نو زه د ګاډی نه کوز شوم او هغه ځائې ته ورسیدم۔ نو کله چې د هغوی سره زما خبرې وشوې نو هغه د کلی کم از کم چې دے نو زر یو نیم زر کسان راغلی وو، هغه خلقو دا وئیل یقینی خبره ده جی دا ډیر ظلم شوے دے، د دې هلک شپږ میاشتې مخکښې واده شوے دے، شپږ میاشتې مخکښې ده واده کړے وو، دا غریب په کراچی کښې مزدوری کوی او غریب په دهیاړئ او د ټاټکی مزدور دے۔ میاشت مخکښې دے علاقې ته راغلے دے، یو خو جی زه دا عرض کوم، زه ډیر په افسوس دا وایم چې ستاسو زمونږ په دې صوبه کښې د کوم قسم نظام او قانون را روان دے؟ (تالیاں) په دې کلی کښې جی کله غلا شوې ده جناب سپیکرصاحب، نو دغه د چا په کور کښې غلا شوې ده، د شل زرو روپو غلا شوې ده او دې خلقو چې دے نو سپے راوستے دے، زه ډیر په افسوس دا وایم چې په قرآن او په شریعت کښې د سپی څه حیثیت دے جی؟ سپے ئے راوستے دے په دغه ځائې کښې چې یره مونږ غل معلوموؤ او دا سپے چې دے نو دا کوم زاهد هلک چې دے، نو دا سپے د دوئ کور ته ننوتے دے۔ نو زه په دې باندې حیران یم چې د سپی په ګواهئ باندې ته په یو سړی باندې ایف آئی آر کوې او بیا ته هغه جیل ته لیږې او د هغه ورور په حبس بې جا کښې پندره ورځې ساتې کنه، (تالیاں) بیا دې هلک بی بی اے کړے دے جی، کله چې دے هلک بی بی اے کړے دے او د هغې نه دے فارغ شوے دے نو اوس په ده باندې چې دے نو چھاپه

لګيدلې ده، دے د پوليس نه تبنتيده، په ده باندې ډزې شوې دی۔ زه دا عرض کوم جی، ارباب اکبر حيات صاحب ناست دے، دا زمونږ ډير يو معزز رکن دے، که مونږ په دې ځائې کښې د اصلاح خبره نشو کولے، دلته مونږ يو توجه نشو راګرځولے، زه ډير په افسوس دا خبره کوم، پرون چې دے نو زه په هغه ځائې کښې روان يم، پوليس ما اودروی، ولې ما پوليس ته دا وئيلی شو چې ورشه دا اپوزيشن والا راوله چې په دې ځائې کښې ودريږی، دا خو زمونږ د ټولو يو قومی فريضه ده، پکار دے چې زه هلته ودريږم، بل يو ممبر هلته ودريږی، نو که نن دلته زما يو ورور خبرې ته توجه ګرځوی، زه دا وايم دا ايوان دے، دلته به مونږ د اصلاح خبره کوؤ، په ديکښې به مونږ په ښه خبرو کښې سبقت کوؤ، دا نه ده چې ته پارليمانی سيکرټری ئې يا ته په حکومت کښې ئې، ته دا خبره نشې کولے، زه لعنت وايم په دا سې پارليمانی سيکرټری، استعفی ورکوم چې (تالیاں) زه پکښې د حق خبره نشم کولے او تاسو کم از کم په دې خبره ځان پوهه کړئ، زه اپوزيشن ته دا خبره کوم چې که په دې صوبه کښې مونږ دا خبره کوؤ چې زمونږ صوبه کښې دا د لوډ شيډنګ ايشو دے، زمونږ دلته وزراء په ديکښې د خبره کوی ولې دا زمونږ د حکومت بې عزتی تصور کيږی چې تاسو دا وايئ چې ته پارليمانی سيکرټری ئې حکومت کښې، خبره مه کوه۔ لهذا زه دا وايم چې کوم د حق خبره ده او د حکومت د توجه ګرځولو خبره، په ديکښې دا طعنې يو بل ته پيغور ورکړې ته پارليمانی سيکرټری ئې، زه خپل دا چې د سپيکر نه مطالبه کوم ته هم ايم پی اے ئې او زه هم ايم پی اے يم، نو لهذا مونږه چې کومه خبره کوؤ د دې صوبې او د دې خلقو د دې د سهولت او د فلاح د پاره کوؤ۔ په دې خبرې کښې څنګه محمد علی شاه صاحب وئيلی وو، څنګه چې زمونږ فضل الهی صاحب وئيل، زمونږه ايم پی اے صاحب وئيل، ټهيک جوډيشل انکوائری وکړئ، که دا سړے ګناهګار وو نو ډير د غيرت کار شوے دے او که دا سړے بې ګناه وو ټهيک د د دغه ايس ايچ او خلاف کارروائی وشی چا چې دا ظلم کړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ واقعہ، اس کا مجھے اطلاع بھی ہے، معلومات بھی ہیں، رویئے Change کرنا پڑیں گے۔ یہ جس کلچر کے اندر ہم رہتے ہیں، جو پولیس کا رویہ ہے، جو لاقانونیت ہے، اس کو ختم کرنا ہوگا۔ میں اس کے اندر انکوائری آرڈر کرتا ہوں اور اگر یہ ایوان اس انکوائری سے مطمئن نہیں ہے تو پھر جوڈیشل انکوائری ہوگی، اس کے بعد لیکن ایک بحث یہاں پر ہوئی کہ کتے نے کہا کہ چور ہے اور اس کو چور Declare کیا گیا، اس بات کے اوپر اگر ہم سوچیں، سچ بولنا، حق کیلئے کھڑا ہونا، یہ مسلمان کی نشانی ہے اور شاید ہم نے اس حکم سے روگردانی کی ہے، ہم سچ نہیں بولتے، مصلحتاً چپ رہتے ہیں، گواہی نہیں دیتے، اسی لئے آج یہ ڈیوٹی انسان کی بجائے کتا سرانجام دے رہا ہے۔ (تالیاں) اگر بحیثیت انسان اور مسلمان ہم سچ بولنا شروع کر دیں تو شاید کتے کی ضرورت نہ پڑے۔ میں اس کے اندر انکوائری آرڈر کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ خود بھی سچ بولے گی، اسی لئے تو RTI introduce کروائی ہم نے کہ ان کے سچ کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا راستہ نہیں ہے اور اس کی ایسی انکوائری ہوگی ان شاءاللہ کہ وہ رپورٹ آپ کے سامنے آجائے گی اور کسی کے ساتھ رعایت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل الٰہی خان۔

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر، دې د پاره زه بیا خپل آنریبل منسټر صاحب ته درخواست کوم چې دا انکوائری په درې ورځو کښې مکمل شي ځکه چې کوم خاندان، هغه ټول دلته کښې موجود ناست دے او دا کارروائی ګوری، زه بالکل د پولیس د انکوائرئ نه مطمئن نه یم جی ځکه مسئله ما ایوان ته راوړې ده، زه دا درخواست کوم چې دې د پاره هم دلته کښې په دې ایوان کښې د کمیټي جوړه شي او دا د هغې ته سپرد شي، دا زما درخواست دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، اس میں Already چونکہ منسٹر صاحب نے ایشورنس بھی دیدی ہے اور اس میں یہ بھی ان کا ارادہ ہے کہ جوڈیشل بھی ہو سکتی ہے، اگر وہ انکوائری سے مطمئن نہ ہوں تو میرے خیال میں ان کو تھوڑا انتظار کرنا چاہیئے اور ان کے جذبات کا اور ان پہ جو پریشر ہے کیونکہ

انہوں نے وہاں پہ ایک اشورنس دی تھی لیکن میری آنریبل ممبر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ ذرا انتظار اس میں کر لیں، انکوائری آجائے اور اگر وہ مطمئن نہ ہوئے تو اسمبلی کی کمیٹی بھی اس میں دوبارہ انکوائری کر سکتی ہے اور جوڈیشل بھی ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آنریبل سراج الحق صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، ایوان بحیثیت مجموعی مظلوم خاندان کے ساتھ ہے اور بحیثیت مجموعی ظالم کے خلاف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں، پورے ملک کا یہ مسئلہ ہے کہ ایک تو بروقت انصاف نہیں ملتا ہے اور پھر جو چھوٹے چھوٹے مسائل عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں، ان کے فیصلے بروقت نہیں ہوتے ہیں اور Delay پر Delay پر Delay ہونے کی وجہ سے بالآخر لوگ قانون خود ہاتھ میں لیتے ہیں جو کسی لحاظ سے مفید بات نہیں ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی سے لیکر چترال تک 18 کروڑ کی آبادی میں روزانہ سینکڑوں لوگ قتل ہو جاتے ہیں اور اس میں تو آجکل ایسے واقعات ہو جاتے ہیں، خصوصی طور پر بچیوں کے ساتھ زیادتی کا مسئلہ، خواتین کے ساتھ اجتماعی زیادتی کا مسئلہ، عزت کے نام پر لوگوں کو قتل کرنے کا مسئلہ، جو ہمارے معاشرے کے دامن پر بالکل ایک بدنما داغ ہے اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ پاکستان میں نہ قاتل کو سزا، نہ ڈاکو کو سزا، نہ ظالم کو سزا اور اسی وجہ سے جب سزا کا عنصر ہی ختم ہوا اور اس کی وجہ سے ظالم دندناتے پھر رہے ہیں اور مظلوم صرف چیخ اور پکار کر رہے ہیں اور لوگ مجبور ہو گئے ہیں، جس طرح فضل الٰہی نے بتایا کہ اسمبلی ایوان میں انہوں نے بات اٹھائی ہے، پورا ایوان اس کی پشت پر ہے لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا عقیدہ ہے کہ جب تک ہماری عدالتوں میں شریعت کا نظام نہ آجائے، انسانوں کا بنایا ہوا نظام انصاف پورے طور پر نہیں دے سکتا ہے اور اس لئے اللہ نے زمین اور آسمان بنائے ہیں، کائنات کو پیدا کیا ہے، اس خالق اور مالک نے پھر انسانوں کے اجتماعی معاملات کیلئے آسمان سے ایک نظام بھی دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں گواہی چھپانا یہ گناہ کبیرہ ہے، یہ ظلم عظیم ہے، بہر حال وہ تو ایک لمبا پراسیس ہے، ایک وقت وہ بھی آئے گا جب ہمارے چیف جسٹس کے ہاتھ میں ان شاءاللہ تعالیٰ قرآن کریم نظر آئے گا (تالیاں) پاکستان کا منزل، پاکستان کا نصب العین اور پاکستان کا منزل صرف اور صرف اسلامی نظام ہے۔ یہ رنگ و نسل کی بنیاد پر اور جاگیرداروں

کیلئے انہوں نے نہیں بنایا تھا لیکن اس کیس میں شاہ فرمان صاحب نے جس طرح رولنگ دی ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور ان سے یہ بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ خود As a Member Assembly, As a Minister اس کیس کی نگرانی کرلیں اور واقعی جس طرح انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ کوشش کریں کہ تین دنوں کے اندر اندر اس کی پوری رپورٹ سامنے آجائے تاکہ مظلوم خاندان کے ساتھ صرف حکومت کا نہیں بلکہ اپوزیشن اور حکومت کا ایک مشترکہ طور پر تعاون اور ہمدردی کا تصور سامنے بھی آجائے۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ دا کوم ممبرانو صاحبانو چې د چارسدې واقعه مخې ته راوړه، مونږ د هغه واقعې مذمت هم کوؤ او بیا د منسټر صاحب شکریه هم ادا کوؤ چې هغوی انکوائری Conduct کړه او بیا معراج بی بی هم خبره راوچته کړه چې اوس هغوی ته بقول د هغوی چې 'آج' ټیلیویژن باندې درې زنانه د عزت په نامه باندې قتل شوې دی۔ زما خو د منسټر صاحب نه دا هم خواست دے چې فوری توګه باندې د هغې انکوائری وشی او چې کوم خلق په هغې کښې ملوث دے، پکار دا ده چې هغوی ته ټهیک ټهاک سزا ملاؤ شی۔ سراج صاحب ډیره ښکلې خبره وکړه خو زما یقین دا دے چې اوس خو دوئ ته څه مشکل نه دے او مونږ خو په اپوزیشن کښې یو، که چرې دوئ اوغواړی چې د هائی کورټ یا دا لوئر کورټس دی او دلته که شریعت راوستل غواړی نو زه خو ورله یقین دهانی ورکوم چې ان شاءالله چې زمونږ په صوبه کښې سراج صاحب دوئ سره بالکل مونږ لاس په لاس ان شاء الله ولاړ یو که خیر وی، دوئ د مخکښې او مونږه ورسره یو ان شاء الله که خیر وی، داسې هیڅ څه خبره نشته (تالیاں) او مولانا صاحب هم زمونږ ملګرے، هغوی وائی چې د زړه نه ئے، د زړه نه زه ان شاء الله ورسره ملګرے یم، داسې څه خبره نشته۔ بهرحال دا حقیقت دے سپیکر صاحب! چې روزانه بنیاد باندې او دلته کیږی، د دې ډیر زیات وجوهات دی، بدقسمتی هم دا ده چې زمونږ دا وطن چې دے، دا

خیبر پختونخوا چې ده، که مونږ وګورو د دوه درې Decades نه دلته داسې حالات دی چې که په هغې باندې خبره کوؤ نو هغه به ډېر زیات وخت اخلی او څنګه چې زمونږ ورور پاڅیدو او هغوی دا خبره، محمد علی، چې بالکل دا د ټولو ذمه داری ده او زما یقین دا دے که ټول مونږ په دیکښې خپل خپل کردار ادا کوؤ نو دا به ډېره زیاته غوره خبره وی، دا به ډېره زیاته موزونه خبره وی او زه خبره بل طرف نه بوځم خو دا ضروری وئیل غواړم چې یو طرف ته په دې ټول ملک کښې آل پارټیز کانفرنس وشو، آل پارټیز کانفرنس او ټول سیاسی ګوندونه کښیناستل او ټول سیاسی ګوندونو یو اعلامیه چې وه، هغه جاری کړه او ټول سیاسی ګووندونه په دې باندې متفق شو چې دلته د امن وامان د مسئلې حل چې دے، دا د مذاکراتو د لارې رااوباسو. سپیکر صاحب! تاسو بیا دې ته سوچ وکړئ چې په کومه ورځ باندې دا اعلامیه جاری شوې ده، هغه ورځ نه رااخلئ تر پرونئ ورځ پورې او تر ننئ ورځې پورې هغه واردات چې دی، هغه وندریدل او پرون څومره لویه سانحه وشوه، څومره لویه سانحه چې میجر جنرل او لفټیننټ کرنل، دا ډیره لویه سانحه ده، ډیره لویه سانحه ده او چونکه حکومت یو ابتداء کړې ده، مونږه هغوی سره ملګرتیا کړې ده، چې کله بیا مونږ په دې مسئله خبره کوؤ نو بعضې خلق دا خبره کوی چې د مذاکراتو دا ربط چې دے یا د مذاکراتو دا سفر چې دے، خدائے مه کړهٔ دیکښې ورانے رانشی، نو مونږ هغه خبره نه کوؤ خو آیا سو چ پکار دے چې نن دا ټول قام په یو Page ولاړ دے، دا ټول قام او غواړی دا چې هغه چا سره خبرې وکړی چې څوک په دې وطن کښې اړے ګړے کوی، څوک په دې وطن کښې بدامنی پیدا کوی، نو آیا بیا مونږ دا حق نه لرو چې د هغه خلقو نه دا تپوس وکړو چې دا غاړه سنجیده ده، دوئ غواړی دا چې تاسو سره کښینی، تاسو سره خبره وکړی، دوئ غواړی دا چې مذاکراتو باندې د دې مسئلې حل رااوباسی او د بل طرف نه د وارداتو روک تهام چې دے، هغه نه ودریږی؟ سپیکر صاحب، مونږ منو که چرې په دې وطن کښې په خوږو باندې، په پستو، دعاګانو باندې امن راځی، خدائے شته مونږ پارټی خو به نن اعلان وکړو چې په جماتونو کښې به کښینو او دعاګانې به شروع کړو چې خدایه پاکه! په دعا باندې امن راولې خو داسې نه ده سپیکر صاحب! داسې نه ده، نن دا ټول قام ده

په دې خبرے انتظار دے چې هغه د رياست نه پښتنه کوی چې آيا دا رياست کمزورے دے ؟ او حال وګوره، پرون دومره لويه سانحه شوې ده سپيکر صاحب، دومره لويه سانحه او وائی چې چا کښې دومره جرآت نشته چې چا دا کار کړے دے چې هغوی ته په سختو الفاظو کښې د هغوی غندنه وکړی۔ قام ذهنی طوره باندې دا Paralysed دے، قام مفلوج دے، زه د هيچا خبره نه کوم، زه د قام خبره کوم، This is not a political statement، دا سياسی خبره نه ده، زه په چا باندې ټکونه هم نه کوم خو د دې مسئلې د بنياد په وجه باندې وايم چې که چرې مونږ دومره د مصلحت نه، مونږه دومره د خاموشئ يا مونږ دومره پستو او خوږو خبرو نه کار اخلو او که په دې امن راځی، خدائے د راولی، خدائے د راولی، خدائے د راولی خو که نه وی سپيکر صاحب، دا د وطن جنګ، دا په وطن ننګ دے، پکار دا ده چې د رياست ادارې د دې وطن نمائندګان، د دې وطن حکومتی واکداران ټول په دې خبره باندې فيصله شی چې په دې وطن کښې امن پکار دے که په هر قيمت وی چې په دې وطن کښې امن راشی او نور په دې کورونو کښې ژړا ګانې دا خلق ونکړی۔ سپيکر صاحب، که زه د خپلې صوبې خبره وکړم، زمونږ به حکومت سره پوره پوره مرسته وی، پوره پوره مرسته، اغواء برائے تاوان دلته ډير زيات سيوا شوے دے سپيکر صاحب، ډير زيات شوے دے، Target killing چې دے، دا دلته ډير زيات سيوا شوے دے او مونږ دا منو چې دا د Hit and hide والا پوزيشن باندې خبره ده، خلق راځی حمله کوی او بيا پټيږی۔ په ديکښې زه بالکل په حکومت باندې په دې شکل باندې Blame نه لګوم خو دا به ضرور توقع کوم چې دلته که Target killing دے، که اغواء برائے تاوان دے، که دا بهته خوری ده او يا دا که د عزت په نامه باندې قتل عام دے، پکار دا ده چې حکومت وقت چې دے، د دې د پاره سنجيده ګامونه پورته کړی، مونږ او اپوزيشن چې يو، په دې مد کښې په دې ټوله سلسله کښې ان شاء الله مونږه د حکومت سره اوږه په اوږه ولاړ يو۔ سپيکر صاحب، ډيره زياته مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں شاہ فرمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بل کے متعلق تو زیادہ ڈیٹیل میں Arguments ہو چکے ہیں، ان کا کیا فرمانا ہے، کیا کہنا چاہتے ہیں جی؟

وزیر اطلاعات: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس بل کے متعلق میں یہ کہہ دوں کہ یہ اس ایوان کا اعزاز ہے کہ اس کی Ranking دنیا میں First three laws کے اندر ہے۔ تین مقاصد ہیں Basically، نمبر ایک لوگوں کو Empower کرنا، یعنی ایک طرف تو ہم لوکل باڈیز کے Through ارادہ ہے ان شاءاللہ کہ لوگوں کو Empower کریں لیکن جو حکومت ہے، اس کے اوپر یہ چیک رکھنا کہ عام آدمی یہ پتہ چلا سکے کہ گورنمنٹ کے اندر کیا ہو رہا ہے، نمبر ون۔ نمبر ٹو، اس سے پہلی حکومتوں کا بھی یہ خیال تھا، ہم نے Different political statements سنیں کہ عوام کو احتساب کرنے کا حق ہے لیکن پانچ سال بعد کہ اگر آپ Elect ہو جائیں، آپ کی گورنمنٹ بنے تو پانچ سال بعد آپ کی کارکردگی چیک کی جائے گی اور اگر عوام چاہیں تو وہ آپ کو ووٹ دیں یا نہ دیں۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ ہم روزانہ کی بنیاد پر پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخوا کی حکومت کو لوگوں کے سامنے جوابدہ بنا رہے ہیں، اس کی ہر دن کی، ہر روز کی کارکردگی کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ نمبر تین، کرپشن کا خاتمہ The right to information کے ساتھ پائپ لائن کے اندر جس کے Documents میں بہت پہلے پبلک کر چکا ہوں، احتساب کمیشن اور میری ریکویسٹ سول سوسائٹی سے، پولیٹکل پارٹیز سے، میڈیا سے، لائرز کمیونٹی سے ہے کہ اس کے اندر کوئی بھی Suggestion، اگر کوئی Addition, multiplication, subtraction وہ چاہے تاکہ اس بل کو ہم صحیح احتساب کمیشن میں بنا سکیں اور وہ ایک Independent ادارہ ہو جس کے اندر Political victimization کا تصور بھی نہ ہو تو Right to information استعمال کر کے اگر کوئی سٹیزن مطمئن نہیں ہے تو وہ وہی انفارمیشن احتساب کمیشن کے پاس لے جا کر گورنمنٹ کا احتساب کر سکتا ہے۔ یہ وہ Transparency ہے، شفافیت ہے جو ہم نے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے سارے ہمارے ساتھی سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ایک Transparent، ذمہ دار، Answerable and accountable government ہو گی۔ اس کے اوپر 2010ء سے کام جاری تھا، پچھلی گورنمنٹ نے اس کے بارے میں سوچا تھا، بہت سارے اس کے اوپر سیمینارز ہوئے ہیں۔ یہ آرڈیننس کب کا آ چکا ہے، اس کے اندر ایک دو معزز ارکان نے امنڈمنٹس پیش کی ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے اندر بہت ساری امنڈمنٹس آ جاتیں، اپوزیشن کی طرف سے اس کے اوپر بھرپور امنڈمنٹس آنی

چاہیئے تھیں، اس کے اوپر بحث ہو جاتی، اس کی یہ Spirit یہ دنیا کے پہلے تین قوانین میں سے ہے، اس کی یہ Spirit یہ گورنمنٹ کو Accountable بنا دیتی ہے، اس کی یہ Spirit عوام کو Empower کر دیتی ہے، اس کی یہ Spirit کہ عوام احتساب کر سکتے ہیں اور کرپشن کے خاتمے میں اس کا بڑا Role ہے۔ اس کو ہم کبھی نہیں چاہتے کہ اس کی یہ Spirit خراب ہو، ختم ہو لیکن اس ایوان کو چلانے کیلئے میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ اس کو میں سلیکٹ کمیٹی کے حوالے نہیں کروں گا، صرف اس ایوان کی خاطر اور معزز ممبران کی خاطر کہ اگر (تالیاں) اگر اس سے وہ یہ Feel کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے اندر ہم آہنگی ہونی چاہیئے تو میں اس پر Objection نہیں کرتا، اس کو آپ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ (تالیاں)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی، مجریہ 2013 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر زما خیال دے، دا هاؤس ته Put کړو، دا Bill۔

جناب جعفر شاہ: سر، مجھے ایک منٹ دیدیں تاکہ اس پر بات کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: سر، تھینک یو ویری مچ۔ سب سے پہلے میں تو منسٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں اور لاء منسٹر صاحب کا بھی کہ انہوں نے اس کو Facilitate کیا With good intention اور نیک تمناؤں کے ساتھ، میری گزارش یہ ہو گی کہ ہم دو ممبرز نے اس میں امنڈ منٹس تجویز کی ہیں، میں نے اور محترمہ آمنہ سردار نے، تو سلیکٹ کمیٹی میں ان دو بندوں کے بھی نام شامل فرمائیں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, ji. Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. (Applause) Ji Sardar Babak Sahib, please.

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه د منسټر صاحب، منسټر انفارمیشن ډیره زیاته شکریه ادا کوم، په دې حواله باندې هم چې هغوی پخپله هم دا خبره

وکړه بلکه زمونږ به راروان وخت کښې هم دا توقع وی د دوئ نه چې دا سې اهم لیجسلیشن وی او په هغې باندې اپوزیشن او حکومت ټول کښینو نو ان شاء الله په هغې کښې به د اختلاف څه گنجائش نه وی۔ ستاسو ډیره شکریه ادا کوم، د اسرار خان هم ډیره زیاته شکریه ادا کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much, ji. The Sitting is adjourned till 3:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 17 ستمبر 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوال نمبر 269 منجانب محترمہ عظمیٰ خان، رکن اسمبلی

سوال: کیا وزیر برائے سماجی بہبود از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ویمن کمیشن عرصہ تین سال سے موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2008ء سے 2013ء تک حکومت نے مذکورہ کمیشن کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا تھا، نیز 14-2013 کے بجٹ میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے;

(ii) گزشتہ تین سالوں میں اس کمیشن کی کیا کارکردگی رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب: (الف) جی ہاں، یہ صحیح ہے، ویمن کمیشن 2010ء سے کام کر رہا ہے۔

(ب) سوال میں تھوڑی سی غلطی ہے 2010ء کی بجائے 2008ء لکھا گیا ہے۔ 2010ء سے لیکر 2013ء تک حکومت نے مذکورہ کمیشن کو کل دو کروڑ 70 لاکھ روپے One time grant-in-aid کی شکل میں دیئے تھے۔اس گرانٹ میں سے جو رقم بچی ہے، وہ سال 14-2013ء میں استعمال ہو گی۔

(ii) کمیشن کی گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔